Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 40

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

17 ذیقعدہ 1433 ہجری قمری 4 تبوک 1391 ہش 4 راکتوبر 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے جان دیتے ہیں اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں

اس عظیم محسن انسانیت کے بارہ میں ایسی گھٹیا فلم پر ہر احمدی مسلمان کا دل خون ہوا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بنائی گئی ظالمانہ فلم پر امام جماعت احمدیہ عالمگیر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کی شدید مذمت اور احتجاج کے صحیح طریق پر رہنمائی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱ ستمبر ۲۰۱۲ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۝
اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا۝

(سورۃ احزاب: آیت ۵۷۔۵۸)

ترجمہ: اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش و خروش سے) ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔ وہ لوگ جو کہ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ ان کو (اس) دنیا میں اور آخرت میں اپنے قرب سے محروم کر دیتا ہے اور اس نے اُن کیلئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر چھوڑا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج کل مسلم دنیا میں، اسلامی ممالک میں بھی اور دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے مسلمانوں میں بھی اسلام دشمن عناصر کے انتہائی گھٹیا اور ظالمانہ فعل پر شدید غم و غصہ کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔ اور وہ اس غم و غصہ کے اظہار پر حق بجانب ہیں۔ مسلمان آپؐ کی عزت و ناموس کیلئے مرنے مٹنے پر تیار رہتا ہے۔ دشمنان اسلام نے آپؐ کے متعلق ظالمانہ طور پر گھٹیا فعل اختیار کیا ہے۔ وہ محسن انسانیت جس نے اپنی جان کو مخلوق کے غم میں تباہی کی کگار پر پہنچا دیا اور جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو بنی نوع انسان کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر دے گا اس عظیم محسن انسانیت کے بارہ میں ایسی گھٹیا فلم پر ہر ایک مسلمان کا دل خون ہوا ہے اور سب سے بڑھ کر ایک احمدی مسلمان کا دل خون ہوا ہے اور ہمارے دل اس فعل پر چھلنی ہیں۔ ہمارے جگر کٹ رہے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ ان ظالموں سے بدلہ لے اور ان کو عبرت کا نشان بنائے۔ ہمیں تو زمانے کے رسول حضرت مسیح موعودؑ نے اس طرح تعلیم دی ہے کہ جنگل کے سانپوں سے صلح ہو سکتی ہے مگر ہمارے رسولؐ کی اہانت کرنے والوں سے صلح نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریمؐ کیلئے جان دیتے ہیں اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخص سے دلی صفائی کریں اور ان کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ ان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں او راشتہاروں میں نہایت توہین سے ان کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ سے اُن کو یاد کرتے ہیں۔ آپ یاد رکھیں کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اُن کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کر لیں تو یہ ممکن ہے مگر ہم ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے۔

(مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمۂ معرفت صفحہ ۱۴)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس زمانے میں اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ اس بے ہودہ چیز کو پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ جو ضد پر قائم ہیں، خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ ۲۰۰۶ میں جب ڈینمارک کے خبیث الطبع لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کارٹون بنائے اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ یہ ظالم طبع لوگ آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ پہلے سے بڑھ کر یہ ظلم کر رہے ہیں یہ ان کی اسلام کے مقابل پر ہزیمت کی نشانی ہے اور انہیں آزادی خیال کے نام پر بے ہودگی پر آمادہ کر رہی ہے۔ یہ لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔ یہ بات ایک دن ان کی قوم پر واضح ہو جائے گی۔ یہ لوگ ظالم ہیں ان کو اپنی خواہشات کی تکمیل کے علاوہ اور کوئی غرض نہیں۔ اس وقت سیاست دان طبقہ آزادی خیال کے نام پر کھل کر اور دبے لفظوں میں ان کے بارے میں بول رہا ہے۔ آج دنیا گلوبل ویلیج کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اگر برائی کو کھل کر نہ بیان کیا تو ان ملکوں کو بھی نقصان پہنچے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں۔ ہر فتح آسمان سے آتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ جس رسول کی ہتک کرنے کی کوشش کی جارہی ہے خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اسی رسول نے فتح پانی ہے۔ کیونکہ فتح دلوں کو فتح کر کے حاصل ہوتی ہے کیونکہ پاک کلام کی تاثیر ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی مومنوں کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہارا کام اس رسولؐ پر درود بھیجنا ہے۔ ان لوگوں کی بے ہودہ گوئیاں، استہزاء اور تحقیر سے اس رسول کی ناموس پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو ایسا رسولؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ جب دشمن بے ہودہ گوئیوں پر اتر پڑے تو پہلے سے بڑھ کر درود اور سلام پڑھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف کا ورد کیا اور فرمایا کہ اس نبی کا دنیا میں غلبہ مقدر ہو چکا ہے۔ ایک احمدی مسلمان اس بے ہودہ گوئی پر کراہت اور غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ دنیاوی لحاظ سے ایک احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کی خوبصورت تعلیم لوگوں کو اپنے عمل کے ذریعہ دکھائے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا اظہار اپنے عمل سے کرتے ہوئے اسلام کی حسین تصویر دنیا کو دکھانے اور درود و سلام پڑھنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ مرد عورت جوان بچے پہلے سے بڑھ کر سلام بھیجیں۔ ان ظالموں کے انجام کے بارہ میں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ تعالیٰ نے خود بیان کیا ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے اور وہ خود ان سے نپٹے گا۔ یہ لوگ اپنے انجام کو پہنچیں گے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لعنت کی صورت میں اور مرنے کے بعد رسوا کن عذاب کی صورت میں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر درود شریف سے اپنے ملک اور ماحول کی فضاؤں کو بھرنا چاہیئے۔ یہ ردعمل بے فائدہ ہے کہ اپنے ملک کی جائدادوں کو توڑا جائے۔ اپنے لوگوں کو مارا جائے اور پولیس کو مجبوراً اپنے لوگوں کو مارنا پڑے۔ اخبارات اور میڈیا کے ذریعہ جو خبر آرہی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر شریف الطبع لوگوں نے اس سے کراہت کی ہے۔ لیکن جو سیاست دان ہیں ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے لیکن دوسری طرف آزادی اظہار خیال کو درست کہتے ہیں۔ یہ دوعملی نہیں چلے گی۔ آزادی کے متعلق اظہار خیال کا قانون کوئی آسمانی صحیفہ نہیں ہے کہ اس میں کوئی سقم نہیں ہوسکتا اور ردوبدل نہیں ہوسکتا۔ آزادی اظہار کا قانون تو ہے لیکن نہ کسی ملک کے قانون میں اور نہ یو این او کے قانون میں یہ بات ہے کہ کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ دوسروں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سے دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔ اس سے نفرتوں کے لاوے ابلتے ہیں اور قوموں کے درمیان نفرتوں کی دیوار کھڑی ہوتی ہے۔ اگر اظہار آزادی کا قانون ہے تو بے شک بنائیں لیکن دوسروں کے جذبات سے کھیلنے کا قانون نہ بنائیں۔ خدا تعالیٰ کا قانون قرآن مجید میں یہ ہے کہ دوسروں کے معبودوں کو بھی بُرا بھلا نہ کہا جائے۔ تا کہیں وہ خدا تعالیٰ کو برا بھلا نہ کہنے لگ جائیں۔ اس سے ملک میں بدامنی ہوگی۔ پس یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے۔ وہ خدا یہ تعلیم دیتا ہے جس نے اپنی کامل تعلیم کے ساتھ اپنے حبیب کو رحمت للعلمین بنا کر تمام مخلوق کیلئے بھیجا ہے۔ پس دنیا کے پڑھے لکھے لوگ اور ارباب حکومت سوچیں کہ کیا ان چند معدودے لوگوں سے سختی سے نہ نپٹ کر آپ بھی دنیا کے امن کی بربادی میں حصہ دار تو نہیں بن رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمانوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ غلط کر رہے ہیں یہ بات ٹھیک ہے کہ توڑ پھوڑ کرنا آگ لگانا، سفارت کاروں کا قتل سب غلط ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے معصوم نبیوں کا استہزا اور دریدہ دہنی میں بڑھتے چلے جانا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ اب فرانس کے رسالہ نے بھی آنحضرتؐ کے کارٹون بنائے ہیں۔ یہ دنیادار دنیا کو سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ دنیا میں ان کی تباہی کا سامان ہے۔ حضور انور نے ضمناً مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا دنیا کے ایک وسیع حصہ میں مسلمان ممالک ہیں۔ مسلمان ممالک کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل دیئے ہیں کیوں ہر سطح پر مسلمان حکومتیں قرآن مجید کی تعلیم کو پیش نہیں کرتیں۔ کیوں اس کیلئے کوشش نہیں ہوتی کہ اس بات کو یو این او کا حصہ بنایا جائے کہ کوئی ملک اپنے شہری کو دوسرے کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہ دے گا۔ کبھی مسلمان ملکوں کی متفقہ ٹھوس کوشش نہیں ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ہر نبی کی عزت اور ناموس سے دنیا کو آگاہ کرے اور O.I.C آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز کی طرف سے کبھی کوئی ٹھوس کوشش نہیں کی گئی۔ انہیں دین کی عزت کا خیال نہیں۔ اگر حکومتوں کی طرف سے ٹھوس کوشش ہوتی تو عوام الناس کی طرف سے اس قسم کی حرکتیں نہ ہوتیں۔ دنیا میں مسلمان تعداد کے لحاظ سے دوسری بڑی طاقت ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے ہوں تو دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن جائیں۔ اس صورت میں مسلمان دشمن طاقتوں کو اس قسم کی حرکت کی ہمت نہ ہوگی۔ دنیا کے ہر ملک میں خصوصًا یورپ اور امریکہ میں مسلم قومیں آباد ہیں۔ اگر یہ فیصلہ کریں کہ اپنے ووٹ ان سیاست دانوں کو دینے ہیں جو مذہبی رواداری کا اعلان کرتے ہیں اور نہ صرف زبانی بلکہ عملی اظہار ہو تو ان دنیاوی حکومتوں میں بھی ان بے ہودہ طبقوں کے خلاف کھل کر اظہار کرنے والے پیدا ہو جائیں۔ پس مسلمان اگر اپنی اہمیت کو سمجھیں تو آنحضرتؐ کی عزت اور ناموس کو قائم کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمان لیڈروں سیاست دانوں اور علما کو سمجھ دے کہ وہ اپنی تعلیم قرآن مجید کی طرف لوٹیں۔

حضور انور نے فلم بنانے والے لوگوں کی اخلاقی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ اخلاقی طور پر گرے ہوئے ہیں اور اعتراض اس ہستی پر کر رہے ہیں جس کے اخلاق کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ یہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً فرمایا بہرحال جیسا کہ میں نے کہا، یہ سب کچھ مسلمانوں کی ایک اکائی اور لیڈر شپ نہ ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ دعاوی تو بہت کرتے ہیں لیکن دین کا کوئی علم نہیں ہے۔

کسی مسلمان ملک نے بھی اس قبیح ظالمانہ فعل پر پُرزور احتجاج نہیں کیا ہے۔ اس طرف توجہ کریں ایسا ٹھوس لائحہ عمل بنائیں کہ آئندہ کسی کو بھی ایسی جرأت نہ ہو۔ کاش مسلمان ملک اس بات کو سمجھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شدت پسندی اس بات کا جواب نہیں ہے۔ معصوموں پر حملے کرنے اور امبیسڈروں کو مارنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور آنحضرتؐ پر بکثرت درود و سلام بھیجیں اور دنیاوی کوششوں میں مسلمان ملکوں کا اتحاد اور مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو اپنی ووٹ کی طاقت کا صحیح استعمال کرنا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے حسین واقعات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ نے کبھی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا۔ آپؐ اخلاق کے بلند مقام پر فائز تھے۔ باوجود اس کے کہ بعض واقعات ایسے ملتے ہیں کہ اعرابی اور بدّوؤں نے آپؐ کے آداب کو ملحوظ نہ رکھا لیکن آپؐ نے صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ غربا کے حقوق کو قائم کیا۔ پس وہ لوگ جو آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ پر اعتراض کرتے ہیں ان کے دماغوں میں غلاظتیں بھری ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے نپٹے گا۔ ان لوگوں کو اور ان کی حمایت کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہمیں توجہ دلائی ہے کہ اگر استہزاء اور تفرقہ میں بڑھیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت بڑی ہے۔ دنیا میں طرح طرح کے عذاب آرہے ہیں۔ ان عذابوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ زمانے کا امام تنبیہہ کر چکا ہے کہ دنیا نے اگر اس کی آواز کی طرف کان نہ دھرے تو اس کا ہر قدم تباہی کے نزدیک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور ظالمانہ کاروائیوں سے بچنے کی توفیق دے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم نوید احمد صاحب شہید ابن ثناء اللہ صاحب کراچی اور مکرم محمد احمد صدیقی شہید ابن مکرم ریاض احمد صاحب صدیقی کی شہادت کا ذکر کیا اور نماز جمعہ کے بعد ان شہداء کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ سول سرجن

بدر گاہِ ذی شان خیر الانام شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام
بصد عجز و منّت بصد احترام یہ کرتا ہے عرض آپؐ کا اِک غُلام
کہ اے شاہِ کونین عالی مقام
علیك الصلوٰۃ علیك السلام

حسینانِ عالم ہوئے شرمگیں جو دیکھا وہ حسن اور وہ نورِ جبیں
پھر اس پر وہ اخلاق اکمل تریں کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
زہے خُلق کامل زہے حُسنِ تام
علیك الصلوٰۃ علیك السلام

خلائق کے دِل تھے یقیں سے تہی بُتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دُنیا پہ وہ چھا رہی کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہوا آپؐ کے دم سے اس کا قیام
علیك الصلوٰۃ علیك السلام

محبت سے گھائل کیا آپؐ نے دلائل سے قائل کیا آپؐ نے
جہالت کو زائل کیا آپؐ نے شریعت کو کامل کیا آپؐ نے
بیاں کر دیئے سب حلال و حرام
علیك الصلوٰۃ علیك السلام

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال وہ سب آپؐ میں جمع ہیں لامحال
صفاتِ جمال اور صفاتِ جلال ہر اِک رنگ ہے بس عدیم المثال
لِیا ظُلم کا عفو سے انتقام
علیك الصلوٰۃ علیك السلام

مقدّس حیات اور مُطہر مذاق اطاعت میں یکتا عبادت میں طاق
سوارِ جہاں گیر یکراں براق کہ بگذشت ازقصر نیلی رواق
محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیك الصلوٰۃ علیك السلام

علمدارِ عُشاقِ ذاتِ یگاں سپہدارِ افواجِ قُدوسیاں
معارف کا اِک قُلزمِ بیکراں افاضات میں زندۂ جاوداں
پلا ساقیا آبِ کوثر کا جام
علیك الصلوٰۃ علیك السلام

خطبہ جمعہ

یہ یقیناً ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے کی ہمارے اندر ایک خواہش پیدا ہو اور پھر اس کے لئے ہم کوشش بھی کریں۔لیکن ہماری کوشش اُس وقت بارآور ہو سکتی ہے، اُس وقت ہمیں فائدہ دے سکتی ہے جب اُس کے حصول کے لئے بھی ہم وہی طریق اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ہم اپنی مرضی سے اپنے بنائے ہوئے طریق سے رمضان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

پس عبد بننے کا عمل چند دن یا ایک مہینے کا عمل نہیں ہے۔عبد بننے کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔

ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہر سطح کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی عہدیداروں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیں۔واقفینِ زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عمومی طور پر ہر احمدی کو تو ہے ہی کہ ہم جب نصیحت کرتے ہیں تو خود اپنی زندگیوں پر بھی اُن کے اثرات ظاہر ہوں۔

اگر ہر سطح پر اور ہر تنظیم کے عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کر لیں اور مسجدوں کو آباد کرنا شروع کر دیں تو مسجدوں کی آبادی جو ہے موجودہ حاضری سے دو تین گنا بڑھ سکتی ہے۔پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قرآنِ کریم کا ایک یہ حکم بھی ہے کہ انصاف کو اس طرح قائم کرو کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے یا اپنے پیاروں والدین اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔اگر جائزے لیں تو ہم میں عموماً وہ معیار نظر نہیں آتے

اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے تو ہر معاملے میں، ہر سطح پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔صرف عہدیداروں تک ہی میری بات محدود نہیں ہے ہر احمدی کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا بننے کے لئے ہم تمام احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10/اگست 2012ء بمطابق 10/ظہور 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔مورڈن۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۳۱ اگست 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرۃ: 187)

اس آیت کا ترجمہ ہے اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔پس چاہیے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور دو عشرے گزر بھی گئے اور احساس بھی نہیں ہوا کہ کس تیزی سے یہ بیس دن گزرے ہیں، یوں لگتا ہے دوڑتے ہوئے گزر گئے۔اب آخری عشرہ شروع ہو رہا ہے بہت سے خطوط مجھے آتے ہیں جن میں رمضان کے حوالے سے فیض پانے کے لئے دعا کا ذکر ہوتا ہے۔لوگ ملتے ہیں تو وہ ذکر کرتے ہیں۔ایک مومن کو یقیناً یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہم رمضان سے زیادہ سے زیادہ فیض پانے والے بن سکیں۔ایک احمدی کو اگر یہ فکر نہ ہو تو مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ایک انقلاب ہی ہے جو ہمارے اندر پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے۔ایک ایسا انقلاب جو بندے کو خدا سے ملانے والا ہو۔جو ہماری سوچوں اور فکروں کو اس طرف لے جانے والا ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کرنا ہے۔جو ہمیں اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے اُس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔جو ہمیں اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے اپنی روحانی حالتوں میں بہتری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے۔جو ہماری توجہ ہر وقت اس طرف مبذول کروانے والا ہو کہ ہم نے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ہر وقت اپنے جائزے لینے ہیں۔جو اس طرف توجہ دلائے کہ ان باتوں کے حصول کے لئے جو بیان کی گئی ہیں، ہم نے کیا طریق اور ذرائع اختیار کرنے ہیں۔جب یہ باتیں ہوں گی تبھی ہم حقیقت میں اس زمانے کے امام کو ماننے کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے کہلا سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ہمیں وقتاً فوقتاً مختلف طریقوں سے اُن نیکیوں کے حصول کی طرف توجہ دلانے کے مواقع فراہم فرماتا رہتا ہے جو اُس نے بیان فرمائی ہیں یا چند ایک کا میں نے ذکر کیا ہے۔اور رمضان المبارک ان مواقع میں سے ایک انتہائی اہم، عظیم اور بابرکت موقع ہے۔

پس یہ یقیناً ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے کی ایک خواہش ہمارے اندر پیدا ہو اور پھر اس کے لئے ہم کوشش بھی کریں۔لیکن ہماری کوشش اُس وقت بارآور ہو سکتی ہے، اُس وقت ہمیں فائدہ دے سکتی ہے جب اُس کے حصول کے لئے ہم وہی طریق بھی اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ہم اپنی مرضی سے اپنے بنائے ہوئے طریق سے رمضان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں کہا تھا کہ روزے رکھ کر یا صرف ظاہری نمازوں پر انحصار کر کے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔گو بیشک یہ ظاہری عمل بھی ضروری ہیں، یہ حرکات و سکنات بھی ضروری ہیں، سحری اور افطاری کھانا بھی ضروری ہے۔بیشک ان کے بغیر خدا تعالیٰ تک پہنچا نہیں جا سکتا کیونکہ ان کے کرنے اور اس طرح کرنے کا حکم بھی خدا تعالیٰ نے ہی دیا ہے۔بیشک یہ تمام چیزیں، ظاہری حرکات اور عمل فرائض میں داخل ہیں اور جو ان کو نہیں بجا لاتا وہ خدا تعالیٰ کے حکم کی نفی کرتا ہے۔یقیناً وہ لوگ غلط ہیں جو کہتے ہیں کہ ذکر اذکار کی محفلیں لگا کر یا چند وِرد کر کے خدا تعالیٰ مل جاتا ہے یا بندگی کا حق ادا ہو جاتا ہے یا عبادت کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔نہیں یہ سب کچھ کرنے کے لئے وہ عمل بہرحال کرنے ضروری ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت سے قائم فرمائے ہیں اور جن کی اُمّت کو تلقین فرمائی کہ اس طرح کرو۔لیکن ان ظاہری اعمال اور حرکات کے ساتھ اپنے دلوں کی حالت میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی بھی ضرورت ہے اور اس کا بھی حکم ہے اور انتہائی ضروری حکم ہے۔پس اس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔اس کے حصول کے

لئےہمیں اپنے اندر ایک لگن پیدا کرنی چاہئے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیار کے حصول کا طریق بتایا ہے۔ اس مقام کی طرف نشاندہی فرمائی ہے جس پر پہنچ کر ایک انسان حقیقی مومن بنتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے والا بنتا ہے۔ رمضان کے روزوں سے فیض پانے والا بنتا ہے۔ اس آیت پر غور کریں تو اس میں جہاں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے پیار جھلکتا ہے اور اُس حدیث کا مزید فہم حاصل ہوتا ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اُس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو مَیں اُس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اُس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ: و یحذرکم اللہ نفسہٗ۔ حدیث 7405)

تو خدا تعالیٰ اس طرح پیار کرتا ہے اپنے بندے سے، اپنے اُن بندوں سے جو حقیقت میں بندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندے کہلانے والے ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا جہاں اس آیت سے اور خاص طور پر عِبَادِیْ یعنی ''میرے بندے'' کے لفظ سے اللہ تعالیٰ کے جس پیار کا اظہار ہو رہا ہے، وہاں اس بات کا بھی پتہ چل رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے سوال پر یہ جواب نہیں دے رہا کہ مَیں قریب ہوں۔ خدا تعالیٰ کی طرف چل کر جانا تو دور کی بات ہے جو ایک بالشت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنا نہیں چاہتا، وہ لوگ عِبَادِیْ کے زمرہ میں نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مخاطب کر کے یہ نہیں کہا یا بشر کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ اُس عبد کو مخاطب کیا ہے جو عبد بننے کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ رکھتا ہے اور اس کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اور عبد بننے کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ اُس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرف توجہ کرنی ہوگی جس میں ہمیں اپنے مقصدِ پیدائش کو سامنے رکھنے کی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے وہ ہیں جو اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننے والے ہیں اور پھر صرف پہچاننے والے ہی نہیں بلکہ اُس کے حصول کے لئے دن رات کوشش کرنے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے وہ ہیں جو اس طرف توجہ کریں جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اور مَیں نے جنّوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کا عباد بننے کا معیار اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانے کو رکھا ہے۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ اب سے مقصدِ پیدائش کو صرف رمضان میں یاد رکھنا اور عام دنوں میں بیشک اس طرف توجہ نہ ہو۔ فرمایا یہ مقصدِ پیدائش تو اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے یا اُس شخص کو سامنے رکھنا چاہئے جو حقیقی عبد بننا چاہتا ہے۔ روزوں کی برکات سے جب روحانیت میں مزید ترقی ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے قرب کی تلاش پہلے سے بڑھ کر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے تو پھر میرے بارے میں پوچھنے والوں کو بتا دو کہ مَیں رمضان میں اور بھی قریب آ گیا ہوں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے حدیث کا ذکر کیا تھا کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان......حدیث 1898)

اور اللہ فرماتا ہے کہ جو لوگ پہلے توجہ کرنے والے ہیں کہ میرا عبد بنیں اُن کو بتا دو کہ ان دنوں میں خاص طور پر میں بندوں کے قریب ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے قریب ہے بلکہ ہمیشہ ہی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، عام دنوں میں بھی حق بندگی ادا کرنے کی کوشش کرنے والوں کیلئے اُن کے لئے جو رات کو تہجد کی نمازوں کے لئے جاگتے ہیں، اللہ تعالیٰ نچلے آسمان پر آ جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التجھد باب الدعاء و الصلاۃ من اٰخر اللیل حدیث 1145)

رمضان میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

پس خوش قسمت ہوں گے وہ جو اس سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور یہ عہد کریں کہ رمضان میں خدا تعالیٰ کا عبد بننے کی جو کوشش کی ہے یا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قربت کے نظارے دیکھنے کے لئے اپنی کوشش کی ہے یا ان دنوں میں دیکھے ہیں، روزوں کی وجہ سے ان میں صبح کے نوافل کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی ہے، تہجد پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، نمازوں میں جو باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، قرآنِ کریم پڑھنے اور سمجھنے کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے، درسوں میں بیٹھنے اور درس سننے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اُسے جاری رکھیں تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے دلوں کا حال جانتا ہے، اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ میرے ان بندوں سے کہہ دو کہ اس عہد کے ساتھ مانگو کہ حق بندگی ادا کرنے کی اس کوشش کو جاری رکھو گے تو میں نہ صرف رمضان میں بلکہ ہمیشہ تمہارے قریب ہوں اور رہوں گا۔ اگر تم صرف عارضی طور پر اس مقصد کی طرف توجہ کر رہے ہو تو تمہاری زندگی بے فائدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57)'' فرماتے ہیں کہ ''جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے''۔

فرماتے ہیں: ''انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جائے گا''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 222۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ دنیا کے کام نہیں کرنے چاہئیں۔ ایک جگہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کی زمین ہے، اُس پر وہ محنت نہیں کرتا، جس کا کاروبار ہے اس پر وہ محنت نہیں کرتا تو وہ بھی اُس کا حق ادا نہیں کر رہا۔ اس لئے جو دنیاوی کاروبار ہیں، دنیاوی کام ہیں وہ بھی ساتھ ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بھی رہے اور اُس مقصدِ پیدائش کو کبھی نہ بھولے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے رکھا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 550۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے ایک درد ہونا چاہئے۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے مقصدِ پیدائش کو جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب حاصل کرنا ضروری ہے اور اس طرف کوشش کرنی چاہئے لیکن یہ قرب اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب اُس کے حصول کا درد انسان میں پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! جو اس درد کے حصول کی کوشش رکھتے ہو، تمہاری خواہش تب خواہش سے نکل کر عمل کا روپ دھارے گی جب تمہارا ایمان ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے گا۔ اس میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ جب تم میری ہر بات پر لبیک کہنے والے بنو گے یا کم از کم نیک نیتی سے اس کے لئے کوشش کرو گے۔

عبد بننے کے لئے عبادات کے ساتھ باقی احکامات پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ انسان کمزور ہے، بشری تقاضے کے تحت اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے لیکن اس اونچ نیچ کا احساس فوری طور پر پیدا بھی ہونا چاہئے۔ کسی ایک عمل میں کمزوری کا احساس ہوتے ہوئے اُس کے مداوے کی پھر کوشش بھی کرنی چاہئے۔ توبہ استغفار کی طرف توجہ کرتے ہوئے فوری اُن کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ ٹھیک ہے اس رمضان میں نیکیوں کے کرنے کی طرف توجہ کر لو پھر سارا سال دنیا کے حصول کی ہی فکر رہے۔ انسان دنیاوی کاموں میں پڑا رہے اور اپنے مقصدِ پیدائش کو بھول جائے اور سمجھے کہ آئندہ رمضان آئے گا تو پھر عبد بننے کی کوشش کر لیں گے۔ پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کے ساتھ اس حکم کو رکھا ہے کہ میری باتوں پر لبیک کہو اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو تو ٹھیک ہے۔ یہ نہیں کہ جب اگلا رمضان آئے گا تو پھر ہم کوشش کر لیں گے۔ اگر اس بات پر توجہ رکھو گے کہ اگلے رمضان کے آنے تک ہم نے اس رمضان کی نیکیوں کو جاری رکھنا ہے تو تبھی فائدہ ہوگا۔ ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں کہ اس رمضان میں نیکیاں کر لیں اور بس۔ پھر جب اگلا رمضان آئے گا تو پھر کر لیں گے۔ اگر یہ ہماری سوچ ہوگی تو ہم نے اپنے مقصد کو پانے کی کوشش نہیں کی، اُن نیک لوگوں کے زمرہ میں شامل نہیں ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عِبَادِیْ کہہ کر مخاطب کیا ہے۔

پس عبد بننے کا عمل چند دن یا ایک مہینے کا عمل نہیں ہے۔ عبد بننے کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے اور رمضان میں کیونکہ ایک مومن بندے کی اس طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اس لئے خاص طور پر روزوں کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی کہ جب اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے تو اس میں ترقی ہوتی رہنی چاہئے۔ اور یہ ترقی کس طرح ہوگی، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد انسان کس طرح بنے گا؟ اپنے مقصدِ پیدائش کو کس کس طرح حاصل کرنے کی کوشش کرے گا؟ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ (البقرۃ: 139) کہ اللہ کا رنگ پکڑو اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے اور ہم اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

پس مقصدِ پیدائش کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا رنگ پکڑنے، اُس کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے تبھی انسان حقیقی عبد بن سکتا ہے۔ دنیاوی رشتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ پیار کا یہ رشتہ تو ایک طرف رہا، خونی رشتے تو ایک طرف رہے، آقا اور غلام کے رشتوں میں بھی غلام اپنے آقا کی پسند

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

اور ناپسند کو اپنے اوپر طاری کر لیتا ہے یا اس کی کوشش کرتا ہے۔ ان رشتوں میں تو بعض دفعہ دکھاوا اور جھوٹ بھی شامل ہو جاتا ہے اور فائدہ بھی یقینی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مختلف قصے آتے ہیں ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ کا درباری تھا، بادشاہ کو کہیں سے بینگن تحفہ آئے اور اُس کی بڑی تعریف ہوئی تو اس نے روزانہ وہی کھانے شروع کر دیئے۔ درباری نے بے تحاشہ اُس کی تعریفیں کیں، اتنی زیادہ مبالغہ آمیز تعریفیں کہ حد کر دی۔ آخر بادشاہ نے ہر کھانے پر جب اُسے کھانا شروع کیا تو بیمار ہو گیا۔ اُس بادشاہ نے جب اس کی بدتعریفی کی تو اُسی درباری نے اُس کی بدتعریفیں شروع کر دیں۔ تو بادشاہ نے پوچھا پہلے تم تعریف کر رہے تھے اب تم بدتعریفیں کر رہے ہو۔ اس نے کہا جی حضور میں تو آپ کا غلام ہوں، ان بینگنوں کا غلام تو نہیں۔ تو یہ رنگ نہیں چڑھتا۔ اُس نے تو اپنے پر وہ رنگ چڑھانے کی کوشش کی تھی کہ جو مالک کہہ رہا ہے مَیں بھی وہ کہتا جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ کا رنگ ایسا ہے جو انسان جب چڑھاتا ہے تو اپنی دنیا و عاقبت سنوار لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک ہے، اُس کے رنگ میں رنگین ہونے والا تو اپنی دنیا و عاقبت سنوار رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنا کر ایک بندہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہی رنگ ہے جو مومن اپنے اوپر چڑھاتا ہے تو اپنی پیدائش کے حقیقی مقصد کو حاصل کر لیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی بھی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ اُن چیزوں کو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، وہ اعمال بجالانے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اُن باتوں سے رُکنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ تبھی صحیح رنگ میں انسان اللہ تعالیٰ کا عبد بن سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرنے کی کوشش کرو، اُس کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت انسان کو عطا فرمائی ہے کہ وہ یہ صفات اپنا سکے۔ اور پھر اپنے دائرہ کے اندر اُن صفات کا اظہار بھی کر سکے۔ انسان اپنے دائرہ میں مالکیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، رحمانیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، رحیمیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، ربوبیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، ستار ہونے کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، وہاب ہونے کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے بلکہ ایک عام انسان کی زندگی میں بسا اوقات ان باتوں کے اظہار ہو بھی رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو ان صفات کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن اس نیت سے نہیں کہ خدا کے رنگ میں رنگین ہوں۔ لیکن ایک حقیقی مومن جو ہے، وہ مومن جو خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کے پیار کو چاہتا ہے، اُس کی نشانی یہ ہے کہ ان صفات کا اظہار اس لئے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ انسانیت کو برائیوں سے بچانے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ اپنے مقصدِ پیدائش کے حصول کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ تو یہ رنگ اپنانا اور ان کا اظہار کرنا پھر ثواب بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بن جاتا ہے۔

یہ حکم دینے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو، فرمایا کہ اے مومنو! اے میرے بندو! یہ اعلان بھی کرو کہ وَنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ (البقرۃ:139) کہ ہم اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اختیار کرنا اور اُس کا رنگ پکڑنا اس لئے ہے کہ ہم اُس کے عبد ہیں اور ہمیں اُس کی رضا چاہئے۔ ہمیں اُس کی بندگی سب سے زیادہ قیمتی ہے اور اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اُس کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں اور گزارنا چاہتے ہیں۔

پس ہم نے یہ زندگی صرف ایک ماہ اُس کے حکم کے مطابق نہیں گزارنی بلکہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اُس کے حکموں کے مطابق گزرے گا۔ پس اس بات پر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں لاتے ہوئے ہم نے اس رمضان سے گزرنا ہے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے اور پھر اس سارے عمل کو اگلے رمضان سے ملانے کا عہد کرتے ہوئے اُس کی کوشش کرنی ہے۔ جب یہ سب کچھ ہو گا تو فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ (البقرۃ: 187) کی خوشخبری بھی ہم سننے والے بن سکیں گے۔ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ: 187) کہ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں کو بھی ہم مشاہدہ کر سکیں گے۔

پس اس مقام کے حصول کے لئے ہمیں کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ ہماری دعاؤں کا محور صرف ہماری اپنی دنیاوی خواہشات نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہو، اُن نیکیوں کے کرنے کی طرف بھی توجہ ہو جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ (البقرۃ: 187) کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں، ایک مومن کی توجہ اپنے احکامات کی طرف بھی مبذول کروائی ہے۔ اس بات کی تاکید فرمائی کہ ایک مومن کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے تبھی وہ کامل مؤمن ہو سکتا ہے۔

اس وقت مَیں اس حوالے سے بھی کچھ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبّیک کہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے جو اخلاقی ذمہ داریاں اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی ذمہ داریاں ڈالی ہیں، وہ کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مثلاً کہ جو مومن ہیں تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ (آل عمران: 111) کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے وہ ہیں جو نیکیوں کا حکم دینے والے ہیں اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ اور ظاہر ہے اس پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے والے وہی لوگ ہوں گے اور ہونے چاہئیں جو خود بھی نیکیوں پر عمل کرنے والے اور برائیوں سے بچنے والے ہوں۔ پس جب ایک حقیقی مومن بننے کی کوشش ہو گی تو اپنے محاسبہ کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی اور حقیقت یہی ہے کہ اپنے محاسبے کی طرف نظر ہی خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانے اور اُس کے اظہار کی طرف متوجہ بھی رکھتی ہے۔

پس ایک بہت بڑی ذمہ داری مومنوں پر ڈالی گئی ہے کہ تم نے یہ کام کرنے ہیں۔ رمضان میں جب دلوں میں عام دنوں کی نسبت زیادہ خشیت ہوتی ہے اور انسان بعض اوقات اپنے جائزے بھی لیتا ہے تو جب وہ اس طرف توجہ کرے کہ خدا تعالیٰ نے ایک مسلمان کا، ایک حقیقی مومن کا، اُس شخص کا جو اللہ تعالیٰ سے اُس کا عبد بننے کی دعا مانگتا ہے، کیا معیار مقرر کیا ہے تو پھر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔ اُسے ہمیشہ خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصف:4) کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا اور ایسی بات کہنا جو تم کرتے نہیں، بہت بڑا گناہ ہے۔

پس ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہر سطح کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی عہدیداروں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیں۔ واقفینِ زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عمومی طور پر ہر احمدی کو تو ہے ہی کہ جب ہم نصیحت کرتے ہیں تو خود ہماری اپنی زندگیوں پر بھی اُن کے اثرات ظاہر ہوں۔ اگر ایک عام مسلمان کا یہ فرض ہے، ایک عام مومن کا یہ فرض ہے اور وہ اس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ نیکیوں کو پھیلائے اور برائیوں کو روکے تو جو لوگ اس کام کے لئے مقرر ہیں اُن کا تو سب سے زیادہ فرض بنتا ہے اور یہ فرض پورا بھی اُس وقت ہو گا جب ہماری اپنی نیتیں بھی صاف اور پاک ہوں گی۔ جب خود ہر حکم پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش ہو گی۔ اگر عہدیداروں کے عبادتوں کے معیار بھی صرف رمضان میں بہتر ہوئے ہیں اور عام دنوں میں نہیں تو وہ بھی قول و فعل میں تضاد رکھتے ہیں اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ میں اکثر مختلف میٹنگوں میں عہدیداران کو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ اگر ہر سطح پر اور ہر تنظیم کے عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کر لیں اور مسجدوں کو آباد کرنا شروع کر دیں تو مسجدوں کی جو آبادی ہے وہ موجودہ حاضری سے دو تین گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات ہیں۔ اُن کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے تو اس سے بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

پھر اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا دوسرے احکام ہیں ان پر عمل ضروری ہے۔ قرآنِ کریم کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ انصاف کو اس طرح قائم کرو کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے یا اپنے پیاروں والدین اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ اگر جائزے لیں تو ہم میں عموماً وہ معیار نظر نہیں آتے۔ پس ایک طرف تو ہم دعاؤں کی قبولیت کے نشان مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور پھر گواہی کے وقت راستے تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کس طرح اپنے قریبیوں کو مجرم ہونے سے بچا لیں۔ بلکہ بعض دفعہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم اور ہمارے قریبی بچ جائیں اور دوسرے کو کسی طرح ملزم بنا دیا جائے۔ بعض دفعہ عہدیداروں کے متعلق یہ شکایات بھی آ جاتی ہیں، مجھے لکھنے والے لکھتے ہیں کہ آپ نے توجہ دلائی ہے کہ جماعت میں فلاں فلاں عہدیدار کے متعلق یہ شکایت ہے یا بعض دفعہ جلسوں وغیرہ میں بعض کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ عہدیدار یا متعلقہ شعبہ جو ہے یا مجموعی طور پر جس کو بھی کہا جائے اپنی اصلاح کرے، اس بات کی تحقیق شروع کر دیتے ہیں کہ یہ شکایت کس نے کی ہے؟ حالانکہ اُن کا یہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ تمہیں تو چاہئے تھا کہ اس پر غور نہ کرو کہ شکایت کس نے کی ہے؟ تمہارا اس سے کوئی کام نہیں۔ اگر یہ کمزوری ہے تو دور کرو اور اگر نہیں ہے تو پھر بھی استغفار کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ناکردہ گناہوں کی سزا سے بھی بچائے اور پھر جو صحیح

منجانب:
ڈیکو بلڈرز
حیدر آباد۔
آندھرا پردیش

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,

9437032266, 9438332026, 943738063

رپورٹ ہے وہ دے دی جائے کہ اصل حقیقت اس طرح ہے۔ باقی یہ میرا کام ہے کہ شکایت کرنے والے کو کس طرح جواب دینا ہے یا جواب دوں کہ نہ دوں؟ اگر بغیر نام کے کوئی شکایت کرتا ہے تو وہ تو ویسے بھی قابل توجہ نہیں ہوتی۔ اُس کی جماعت میں کوئی پذیرائی نہیں ہوتی ۔ بہر حال یہ بات عہدیداروں سے اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کے پورا کرنے کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے سپرد جو یہ کام کیا ہے اُس کو صحیح طرح نبھائیں اور اسی طرح سچی گواہی کا تقاضا ہے کہ وہ اصلاح کی طرف توجہ دیا کرے، نہ کہ شکایت کنندہ کی تلاش کرنے کی طرف۔ اگر شکایت کرنے والے کا نام میں نے بتانا ہوگا تو خود ہی بتادوں گا اور اکثر بتا بھی دیا کرتا ہوں۔ لیکن یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس صورت میں پھر بعض دفعہ شکایت کرنے والے پر زمین تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ بھی تقویٰ سے دور بات ہے۔ یہ پھر امانتوں اور عہدوں کی صحیح ادائیگی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر، احکامات پر صحیح عمل نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے تو ہر معاملے میں، ہر سطح پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف عہدیداروں تک ہی میری بات محدود نہیں ہے ہر احمدی کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے ہم تمام احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے ایمان کو کامل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ اپنے اندر کے فخر اور تکبر کے بتوں کو توڑ دیں۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ عفو اور درگزر کی عادت ڈالیں۔ غیبت اور چغلی سے بچیں۔ امانتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ عدل کو قائم کریں اور نہ صرف عدل کو قائم کریں بلکہ اُس سے بڑھ کر احسان کریں اور پھر اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی (النحل:91) کا سلوک کریں۔ بغیر کسی انعام کے خدمت کا جذبہ ہو۔ اپنے ماحول میں اپنے ملنے والوں سے، اپنے ہمسایوں سے حسنِ سلوک کریں کہ یہ بھی اسلام کی ایک بہت اہم تعلیم ہے۔ قرآنِ کریم کی بہت اہم تعلیم ہے۔ ہمسایوں کی جو تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے اور جس طرح ہمسائیگی کے حق کو آپ نے وسعت دی ہے اگر ہم اُس طرح اس کو وسعت دیں تو ہماری آپس کی رنجشیں جو ہیں بالکل ختم ہو جائیں۔ ایک گھر نہیں، سو گھر نہیں اگلے شہر تک، ملک تک یہ وسعت پھیلتی چلی جاتی ہے اور اس سے پھر ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ عیب چینی سے بچنے لگ جائیں گے۔ غیبت کی عادت ختم ہو جائے گی کیونکہ یہ بھی اتنی بڑی برائی ہے کہ اس کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے اللہ تعالیٰ نے تشبیہ دی ہے۔ پس یہ غیبت کس قدر کراہت والی چیز ہے۔ لیکن ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے غیبت کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر توجہ دلانے پر کہتے ہیں کہ یہ چیزیں تو اس میں پائی جاتی ہیں۔ بعض مجلسوں میں گھروں میں بیٹھ کر عہدیداروں کے بارے میں باتیں کی جاتی ہیں، اُن کی برائیاں ظاہر کی جاتی ہیں۔ یہ چیزیں بھی غلط ہیں۔ یہ غیبت شمار ہوتی ہے اور کہا یہ جاتا ہے یہ برائیاں اُن میں موجود ہیں۔ ہم جھوٹ تو نہیں کہہ رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے بھائی میں اگر یہ برائیاں ہیں اور تم اُس کی پیٹھ پیچھے اُن کا ذکر کرتے ہو تو یہی غیبت ہے۔ اگر برائیاں نہیں ہیں اور پھر بھی تم ذکر کر رہے ہو تو پھر تو یہ بہتان ہے۔

(سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الغیبۃ۔ حدیث 1934)

پس ان برائیوں سے بچنا بھی ہمارا فرض ہے۔ نیکیوں کو اختیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ تبھی ہم اُن لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جو نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبیک کہنا اُس وقت حقیقی ہوگا جب ہم تمام قسم کے احکامات کو اپنے اوپر لاگو کریں گے۔ سب سے پہلے اپنی اصلاح کریں گے اور پھر دنیا کی اصلاح کریں گے جو ہمارا کام ہے تبھی ہم وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ کہ 'مجھ پر ایمان لاؤ' کے مصداق بنیں گے، ورنہ ہمارا ایمان کامل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ کے بعد یُؤۡمِنُوۡا بِیۡ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرو اور ہر قسم کے اعلیٰ اخلاق ہی ایمان میں کامل کریں گے۔ اور عبدیت میں طاق کریں گے۔ پس ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی بھی پوری کوشش کریں۔ اس رمضان کے ان آخری دنوں میں یہ عہد کریں کہ ہم نے اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں کو اعلیٰ معیار تک پہنچانے کی کوشش کرنی ہے اور پھر اس پر قائم بھی رہنا ہے، انشاء اللہ۔ جن برکتوں کو اس رمضان میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے اُن کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی ہے اور کرتے چلے جانا ہے۔ اس بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق حقیقی عبد بننے کی کوشش کرنی ہے۔ جو چند دن بقایا رہ گئے ہیں اُس میں بھرپور کوشش کی جائے اور پھر قربِ الٰہی کی اس کوشش کو رمضان کے بعد بھی انشاء اللہ تعالیٰ جاری رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ ❁ ❁

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

سیدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار کی تضمین کی عاجزانہ کوشش

برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۲ء

کیا کریں محدود ہے اپنا سخن　　کانپ جاتا ہے تصور سے بدن
ہر طرف روحانیت ہے موجزن　　ایک شمّع، ساری دنیا انجمن

"منزلِ شاں برتر از صد آسماں
بس نہاں اندر نہاں اندر نہاں"

اب طلوع مغرب سے ہے خورشیدِ حق　　دستِ جاناں پہ ہوئی تجدیدِ حق
آسماں کرتا ہو جب تائیدِ حق　　کس کو یارا پھر کرے تردیدِ حق

"ہست فرقے در نظرہا اے سعید!
آنچہ ہارُوں دید، آں قارُوں نہ دید"

آخریں کو اوّلیں کی جستجو　　پھر وُہی ہے گردشِ جام وسبُو
آبیاری کر رہا ہو جب لہو　　کیوں نہ مہکے پھر حدیقہ کوبکو

"اے خدا اے چارۂ آزارِ ما
اے علاجِ گریہ ہائے زارِ ما"

دل ہتھیلی پہ رکھے عرب وعجم　　بھول آئے ہیں زمانے بھر کے غم
ایک ہی چشمے سے پیتے ہیں بہم　　اک جماعت ہو رہی ہے تازہ دم

"اے خدا اے چشمۂ نورِ ہدیٰ
از کرم ہا چشمِ ایں اُمّت کُشا"

روزِ روشن دیکھتے ہو جابجا　　ہے یہ خورشیدِ خلافت کی ضیاء
منسلک اس نور سے جو ہو گیا　　پھر اُسے اندیشہء ظلمت ہو کیا

حاجتِ نورے بُوَد ہر چشمِ را
ایں چنیں اُفتاد قانونِ خدا"

مہدیٔ دوراں سنو ہیں آ چکے　　اسمعو صوت السماء از ایم ٹی اے
وصل کے یہ آسمانی سلسلے　　ہیں محمد مصطفیٰ ؐ کے معجزے

" آنکہ بہرِ زندگی آبِ رواں
در معارف ہمچو بحرِ بیکراں"

آسماں سے پھر نزولِ آب ہے　　رُوحِ تشنہ آج بھی سیراب ہے
جز اِسی کشتی کے سب گرداب ہے　　اک حقیقت کے سوا سب خواب ہے

"شرطِ فیضِ حق بُوَد عجز و نیاز
کَس ندیدہ آب بر جائے فراز"

آنکھ خیرہ کر رہا تھا آفتاب　　جھلملائے آنکھ میں بیاس وچناب
خاص وعام ومفلس و میرو نواب　　سب برابر تھے، سبھی عزت مآب

"حافظ وستّاری از جُود وکرم
بیکساں را یاری از لطفِ اتم"

سجدہ ہائے وُشکر میں آہ و بکا　　ہے جنونِ عشق میں اک انتہا
اس سے بڑھ کے اور کیا مانگیں دعا　　وصل ہو منزل، جنوں ہو راستہ

"از خرد منداں مرا انکار نیست
لیکن ایں رہ، راہِ وصلِ یار نیست"

یہ اُسی کے لفظ کی تاثیر ہے　　میرا سلطاں جو، شہہِ تحریر ہے
عالمی بیعت کی جو زنجیر ہے　　سورۂ الفتح کی تفسیر ہے

" آں خدا با یارِ خود یاری کُند
با وفاداراں، وفاداری کُند"

فاروق محمود (لندن)

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عائلی زندگی

تیسری قسط: صاحبزادہ مرزا غلام احمد۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ سلوک ،محبت اور شفقت اور یگانگت کا ہوتا تھا کہ گھر کا ماحول حد درجہ خوشگوار ہوتا اور جیسا کہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے جنہوں نے پچیس سال کا طویل عرصہ حضور علیہ السلام کے گھر میں حضور کے زیر سایہ گزارا اپنے اس طویل عرصہ کے مشاہدہ پر بنیاد رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’مَیں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور علیہ السلام کو حضرت اُمُّ المومنین سے ناراض دیکھا نہ سنا۔ بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک آئیڈیل (Ideal) جوڑے کی ہونی چاہئے۔ بہت کم خاوند اپنی بیویوں کی وہ دلداری کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام اُمُّ المومنین کی فرمایا کرتے تھے اور آپ کو لفظ تم سے مخاطب فرمایا کرتے تھے اور ہندوستانی میں ہی اکثر کلام کرتے تھے۔ مگر شاذ و نادر پنجابی میں بھی۔ حالانکہ بچوں سے اکثر پنجابی بولا کرتے تھے۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 231)

حضرت امۃ الرحمان صاحبہ تحریر کرتی ہیں:

’’مَیں نے کبھی یہ بھی نہیں دیکھا کہ حضرت اُمُّ المومنین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی بات پر خفا ہوئی ہوں بلکہ وہ ہمیشہ حضرت صاحب کا ادب کرتی رہی ہیں۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 408)

مائی امام بی بی مرحوم محمد اکبر صاحب ٹھیکہ دار بٹالہ کی بیوہ تھیں۔ میاں محمد اکبر صاحب سابقون الاولون میں سے تھے اور انہوں نے قادیان ہی میں وفات پائی تھی۔ ان کی وفات کے بعد امام بی بی حضرت اُمُّ المومنین کی خدمت میں ہی رہیں۔ اکثر آپ کے ساتھ سفر وحضر میں رہنے کا موقعہ ملا۔ وہ بیان کرتی ہیں:

’’ہم نے کبھی حضرت اُمُّ المومنین کو نہیں دیکھا کہ کسی بات پر بھی حضرت صاحب سے ناراض ہوئی ہوں۔ حضرت صاحب کا ادب کرتیں اور آپ کو خوش رکھتیں۔ ابتدا میں حضرت صاحب صرف تین روپے جیب خرچ دیا کرتے آپ نے کبھی نہیں کہا کہ یہ کم ہیں۔ شکر گزاری سے لے لیتیں۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 414-415)

اس مثالی مقدس جوڑے کے آپس کے تعلقات محبت اور پیار اور ایک دوسرے کے لئے نہایت درجہ لطف اور یگانگت اور عزت اور احترام پر مبنی ہوتے تھے اور یہ محبت اور پیار مہربانی اور مودّت اور عزت و احترام دونوں طرف سے تھا۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں ہر عورت کی طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ اس کے دل میں اپنی سوکن کے لئے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا۔ عورت ہر چیز برداشت کر سکتی ہے لیکن اپنی سوکن کے لئے اس کے دل میں کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ سوکن کا جلاپا مشہور ہے۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا واقعہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت اماں جانؓ حضور علیہ السلام کی زوجہ اوّل سے ملنے جایا کرتی تھیں۔ ان کا خیال رکھتیں اور حتی المقدور اگر انہیں کوئی ضرورت ہوتی تو اسے پورا کرنے کی کوشش فرماتی تھیں اور جیسا کہ ذکر ہوا ہے بیماری میں ان کے لئے دوا بھی لے کر جاتی تھیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی جب حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ سے شادی ہوئی تو چونکہ حضرت نواب صاحبؓ کے پہلی بیوی سے بچے موجود تھے اس لئے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ان کو خاص طور پر اپنے سوتیلے بچوں سے حسن سلوک کرنے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں خاص طور پر اپنا طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’مَیں نے ہمیشہ تمہارے سوتیلے بھائیوں کے لئے دعائیں کی ہیں اور ان کا بھلا ہی خدا سے چاہا ہے۔ کبھی اپنے دل میں ان کو غیر نہیں جانا خواہ حالات کے سبب وہ الگ رہے میرا دل ہمیشہ ان کا خیر خواہ رہا ہے۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ صفحہ 462)

اپنی سوکن سے اور اس کی اولاد سے حسن سلوک کرنے والی تو شاید کوئی اور خاتون بھی مل جائے لیکن خدا تعالیٰ سے ان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرنا اور ان کو دل میں بھی اپنا یقین کرنا حضرت اماں جانؓ اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے والی خواتین کا ہی خاصہ ہے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی لطیف تصنیف سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بارہ میں ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے جس سے حضرت اماں جانؓ کے دل کی کیفیت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ اور پتہ چلتا ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی منشاء کی خاطر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں اپنی مرضی چھوڑ ہی دی تھی۔

حضرت مولوی صاحب بیان فرماتے ہیں:

’’حضرت کی زوجہ محترمہ آپ سے بیعت ہیں۔ اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہیں سخت سے سخت بیماریوں اور اضطراب کے وقتوں میں جیسا اعتماد انہیں حضرت کی دعا پر ہے کسی چیز پر نہیں۔ وہ ہر بات میں حضرت کو صادق و مصدوق مانتی ہیں۔ جیسے کوئی جلیل سے جلیل صحابی مانتا ہے۔ ان کے ایمان اور راسخ اعتقاد کا ایک بین ثبوت سنئے۔ عورتوں کی فطرت میں سَوت کا کیسا برا تصور ودیعت کیا گیا ہے۔ کوئی بھیانک قابل نفرت چیز عورت کے لئے سَوت سے زیادہ نہیں۔ عربی میں سَوت کو ضرہ کہتے ہیں۔ حضرت کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے جو ایک نکاح کے متعلق ہے اور جس کا ایک حصہ خدا کے فضل سے پورا ہو چکا ہے۔ اور دوسرا دور نہیں کہ خدا کے بندوں کو خوش کرے۔ حضرت بیوی صاحبہ مکرمہ نے بار ہا رو رو کر دعائیں کی ہیں۔ اور بار ہا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا ہے کہ گو میری زنانہ فطرت کراہت کرتی ہے مگر صدق دل اور شرح صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں اور ان سے اسلام اور مسلمانوں کی عزت اور جھوٹ کا زوال و ابطال ہو۔ ایک روز دعا مانگ رہی تھیں حضرت نے پوچھا آپ کیا دعا مانگتی ہیں۔ آپ نے بات سنائی کہ یہ مانگ رہی ہوں۔ حضرت نے فرمایا سَوت کا آنا تمہیں کیونکر پسند ہے۔ آپ نے فرمایا کچھ ہی کیوں نہ ہو مجھے اس کا پاس ہے کہ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں پوری ہو جائیں خواہ میں ہلاک کیوں نہ ہو جاؤں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 32-31)

حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت جہاں حضرت اماں جانؓ کے دل کی حالت پر روشنی ڈال رہی ہے کہ کس طرح آپ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں اور حضور کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کے پورا ہونے کے لئے حریص تھیں اور اس کے لئے دعائیں کرتی تھیں۔ وہاں یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ کی ایک خصوصیت پر بھی روشنی ڈالتا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو کس قدر قدردان دل سے نوازا تھا کہ حضور نے ایک بات جو تنہائی میں آپ کی حرم محترم نے آپ سے کی تھی جس سے آپ کی حرم محترم کی ایک خوبی سامنے آتی تھی کی قدردانی فرمائی اور اس کا بیان اپنے اصحاب کے سامنے بھی کیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو حضور علیہ السلام کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے سات آٹھ برس کے تھے کہ بیمار ہوئے قضاء الٰہی سے ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ:

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کا جب انتقال ہوا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہر تشریف لائے۔ میں موجود تھا۔ فرمایا کہ لڑکے کی حالت نازک تھی۔ اس کی والدہ نے مجھ سے کہا کہ آپ ذرا اس کے پاس بیٹھ جائیں۔ مَیں نے نماز نہیں پڑھی ، مَیں نماز پڑھ لوں۔ فرمایا کہ وہ نماز میں مشغول تھیں کہ لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ مَیں ان خیالات میں پڑ گیا کہ جب اس کی والدہ لڑکے کے فوت ہونے کی خبر سنے گی تو بڑا صدمہ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے سلام پھیرتے ہی مجھ سے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ مَیں نے کہا کہ لڑکا تو فوت ہوگیا۔ انہوں نے بڑے انشراح صدر سے کہا کہ الحمدللہ! مَیں تیری رضا پر راضی ہوں۔ ان کے ایسا کہنے پر میرا غم خوشی سے بدل گیا اور مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ تیری اولاد پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔

(سیرت المہدی حصہ چہارم روایت نمبر 1120 صفحہ 93)

حضور علیہ السلام کو آپ کے اس طرح صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی قضا پر راضی ہو جانے کی وجہ سے بہت خوشی ہوئی اور حضور نے اس بات کا تذکرہ اصحاب کی مجلس میں بھی کیا اور فرمایا:

’’مجھے بڑی خوشی اس بات کی یہ ہے کہ میری بیوی کے منہ سے سب سے پہلا کلمہ جو نکلا ہے وہ یہی تھا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ کوئی نعرہ نہیں مارا کوئی چیخیں نہیں ماریں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 244)

پھر فرمایا: ’’مبارک احمد کی وفات پر میری بیوی نے یہ بھی کہا ہے کہ ’خدا کی مرضی کو مَیں نے اپنے ارادوں پر قبول کر لیا ہے‘۔ اس ابتلاء اور صدمہ کے موقعہ پر حضرت اماں جانؓ اور حضور کا صبر دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:

’’خدا خوش ہوگیا‘‘۔

حضور فرماتے ہیں جب یہ الہام ہم نے اپنی بیوی کو سنایا تو اس نے سن کر کہا کہ مجھے اس الہام سے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر دو ہزار مبارک احمد بھی مر جاتا تو میں پروانہ کرتی۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 246)

میاں بیوی کے تعلقات کو خوشگوار اور ہر بدمزگی سے پاک رکھنے کا یہ عجیب نسخہ ہے جو اس واقعہ کو پڑھنے سے ہمارے سامنے آتا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی خوبی کی قدر کریں اور اپنی قدردانی کو صرف دل میں محسوس کر کے نہ رہ جائیں بلکہ اس کا اظہار بھی کریں تا کہ دوسرا فریق بھی یہ امر جان لے کہ اس کے رفیق حیات کے دل میں اس کے لئے قدردانی اور محبت کے جذبات موجزن ہیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے حضورؑ اور اماں جانؓ کا یہ رشتہ باہمی محبت اور احترام اور مودّت کا رشتہ تھا۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

’’ایک بار مجھے یاد ہے حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت اقدس سے کہا (ایک دن تنہائی میں الگ نماز پڑھنے سے پیشتر) کہ مَیں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے پہلے اٹھائے۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا: ’’اور مَیں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور مَیں تم کو سلامت چھوڑ کر جاؤں۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 459-460)

حضرت سیدہ اُم ناصر احمد صاحب رضی اللہ عنہا نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے جس سے اس باہمی تعلق محبت ومودت پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ آپ فرماتی ہیں:

''حضرت اماں جانؓ بیمار تھیں اور حضرت اقدس تیمارداری فرماتے۔ کھڑے دوائی پلا رہے تھے اور حالت اضطراب میں اماں جانؓ کہہ رہی تھیں 'ہائے میں تو مرجاؤں گی آپ کا کیا ہے۔ بس اب میں مرچلی ہوں، تو حضرت نے آہستہ سے فرمایا' تو تمہارے بعد ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے' حضرت سیدہ اُم ناصر صاحبہ مزید فرماتی ہیں: ''ایسی ایسی دل نوازی کی ہزاروں باتیں ہیں۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 394)

اسی قسم کا ایک واقعہ اہلیہ صاحبہ مولوی فضل دین صاحب زمیندار کھاریاں نے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت اماں جانؓ نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے کہا دُنیا میں رشتے تو بہت ہوتے ہیں مگر میاں بیوی کا رشتہ سب سے بڑا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے میں آپ کے ساتھ مروں۔'

(سیرت المہدی حصہ پنجم روایت نمبر 1440)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیان فرماتی ہیں

''حضرت مسیح موعودؑ کے بعد ایک بہت بڑی تبدیلی آپ میں واقع ہوئی۔ پھر مَیں نے آپ کو پُر سکون، مطمئن اور بالکل خاموش نہیں دیکھا۔ ایک بے قراری اور گھبراہٹ آپ کے مزاج میں باوجود انتہائی صبر اور ہم لوگوں کے دلداری کے خیال کے پیدا ہوگئی جو آج تک نہیں گئی۔ یہ معلوم ہوتا ہے اس دن سے آپ دنیا میں ہیں بھی مگر نہیں بھی اور ایک بے چینی سی ہر وقت لاحق ہے جیسے کسی کا کچھ کھو گیا ہو۔ اس سے زیادہ میں اس کیفیت کی تفصیل نہیں بیان کرسکتی۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا صفحہ 460)

لیکن اس اضطراب اور بے چینی کے باوجود جس کا تذکرہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے فرمایا ہے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی وفات کے فوری بعد آپ کی کیا کیفیت تھی، اس کے بارے میں مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب جو خلافت ثانیہ کے قیام پر جماعت مبائعین سے علیحدہ ہوگئے تھے حضور کی وفات پر تحریر فرماتے ہیں:

''جب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام وفات پاگئے تو حضرت اُمُّ المومنین نے اس وقت وہ نمونہ دکھایا کہ اس سے انسان حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح سے کرسکتا ہے۔ ہم سب چھ سات گھنٹے حضرت اقدس کی خدمت میں رہے۔ اُمُّ المومنین برقعہ پہنے خدمت والا میں حاضر رہیں اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتی تھیں کہ ''اے حی وقیوم خدا۔ اے میرے پیارے خدا اے قادر مطلق خدا۔ اے مُردوں کے زندہ کرنے والے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے وحدہ لاشریک خدا۔ اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں اے میرے مولیٰ میری زندگی بھی تو ان کو دیدے۔ میری زندگی کس کام کی ہے۔ یہ تو دین کی خدمت کرتے ہیں۔ میری زندگی بھی ان کو دیدے''۔ بار بار یہ الفاظ آپ کی زبان پر تھے کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی اور آخر میں جبکہ انجام بہت قریب تھا۔ آپ نے فرمایا:

''اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں۔ مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو اور کئی بار یہ کہا اور جب آخر میں یٰسین پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔ مگر آپ بالکل خاموش ہوگئیں اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے جب میں نہیں روئی تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر واستقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسی ناز ونعمت میں پلی ہوئی ہو اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانے والا خاوند انتقال کر جائے ایک اعجاز ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے اپنا پورا صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا اور ہر طرف سے سوائے حی وقیوم کے الفاظ کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ یہ سارا نقشہ حضرت اقدس کی قوت قدسیہ کا اندازہ کرنے کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے لئے کافی ہے۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ عنہا صفحہ 388-389)

جیسا کہ ظاہر ہے کہ میاں بیوی کا رشتہ باہمی محبت اور مؤدّت کا رشتہ ہے اور اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ خاوند کے عزیز واقارب اور ان کا عزت واحترام بیوی کو عزیز ہو اور یہی کیفیت دوسری طرف ہو کہ بیوی کے اعزہ خاوند کے لئے قابل احترام ہوں تب ہی یہ رشتہ مثالی کہلاسکتا ہے۔

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا حضور کی زوجہ اوّل اور ان کے بیٹوں کے ساتھ حسن سلوک اور دل سے ان کی خیر خواہی کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ حضور کے دیگر اعزہ واقارب کے ساتھ بھی اماں جانؓ کا یہی روّیہ اور یہی سلوک تھا۔ اور باوجود اس کے کہ ابتدا میں حضور کے اقارب کا رویہ اماں جانؓ کے ساتھ اچھا نہ تھا۔ چنانچہ حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا تحریر فرماتی ہیں کہ انہیں حضرت اماں جانؓ نے بتایا کہ: ''جب تمہارے ابا مجھے بیاہ کر لائے تو یہاں سب کنبہ سخت مخالف تھا (اس وقت تک شادی کی ہی وجہ سے غالباً) دو چار خادم مرد تھے اور پیچھے سے ان بیچاروں کی بھی گھر والوں نے روٹی بند کر رکھی تھی گھر میں عورت کوئی نہ تھی''۔ اماں جانؓ کے ساتھ دلّی سے آئی ہوئی ایک خادمہ تھی جو یہاں کسی کی زبان نہ سمجھتی تھی اور نہ ان کی بات کوئی سمجھ سکتا تھا۔''

لیکن جلد کچھ عرصے کے بعد ہی اماں جانؓ کے حسن سلوک سے دونوں گھروں میں آنا جانا شروع ہوگیا اور باوجود اس کے تائی یعنی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے بڑے بھائی کی بیوہ اپنی مرضی کے خلاف کسی کو اور کسی بات کو برداشت کرنے کی عادی نہ تھیں۔ اور ہر ایک کے بارے میں کچھ نہ کچھ کہتی رہتی تھیں اور اپنی عادت کے مطابق وہ حضرت اماں جانؓ کے بارے میں بھی اعتراض کے رنگ میں کچھ نہ کچھ کہتی تھیں۔ لیکن اماں جانؓ ہنس کر ٹال جاتی تھیں اور دونوں گھروں میں تعلقات اس حد تک آگئے تھے کہ حضرت اماں جانؓ کی بڑی صاحبزادی عصمت دن کا بیشتر وقت حضور کی زوجہ اوّل کے پاس گزارتی تھیں اور انہیں بڑی اماں کہتی تھیں۔

حضرت قاضی محمد اکمل صاحبؓ کی اہلیہ استانی سکینۃ النساءؓ صاحبہ جن کو ایک لمبا عرصہ حضرت اماں جانؓ کو دیکھنے کا موقعہ ملا حضور کے رشتہ دار جو حضور کے مخالف بھی تھے کے ساتھ تعلقات کے بارہ میں لکھتی ہیں:

''حضرت اُمُّ المومنین مدظلہا کا اپنے سسرال والوں سے سلوک نرمی ومحبت عزت واحترام کا برتاؤ اکثر مخالف مغلوں کی بیگمات نے بھی آپ کا حسن سلوک اور نیک برتاؤ دیکھ کر ہمیشہ اماں جان یا بیوی صاحبہ کرکے سراہا اور سب بیگمات مُریدوں کی طرح آپ کا عزت واحترام کرتیں۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ395)

چنانچہ تعلقات روز بروز بہتر ہوتے رہے تا آنکہ محمدی بیگم کی پیشگوئی کے موقعہ پر حضور کے جملہ خاندان نے حضور سے تعلقات منقطع کر لئے۔

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بھی حضرت اماں جانؓ کا خصوصی طور پر شفقت اور محبت کا سلوک ہوتا تھا۔

حضرت اماں جی صغریٰ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بارے میں تحریر کرتی ہیں:

''میری شادی کے وقت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور حضرت اُمُّ المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ برات میں گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی عمر اس وقت تقریباً چھ ماہ کی ہوگی۔ شادی کے دو تین دن کے بعد حضرت اُمُّ المومنین کی موجودگی میں مَیں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے بیعت ہوئی۔ میری بیعت شہزادہ حیدر کے مکان میں ہوئی تھی۔ حضرت اُمُّ المومنین نے میری بیعت پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور مٹھائی بھی تقسیم کی۔

''مَیں اپنے شوہر حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ساتھ جموں چلی گئی اور حضرت اُمُّ المومنین کچھ دنوں لدھیانہ میں ہی ٹھہری رہیں کیونکہ حضرت میر ناصر نواب ان دنوں لدھیانہ میں ملازم تھے۔ مَیں جب جموں سے واپس آئی تو قادیان بھی آئی۔ اماں جان نے مجھے اپنے گھر اتارا۔ اپنا سارا زیور اور لباس مجھے پہنایا۔ مجھے ان کا یہ حسن اخلاق کبھی اور کسی وقت نہیں بھولتا۔''

''ایک دفعہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور حضرت اُمُّ المومنین سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ میر حسام الدین صاحب کے مکان پر اترے ہوئے تھے اور مَیں ان دنوں مولوی صاحبؓ کے پاس جموں میں تھی۔ حضرت اُمُّ المومنین نے بھاگ بھری نائن کو میرے لئے بہت سے تحفے اور کپڑے دے کر جموں بھیجا کہ مجھے وہاں سے بُلالائے۔ مگر حضرت خلیفہ اوّلؓ ان ایام میں کشمیر گئے ہوئے تھے اس لئے مَیں حاضر نہ ہوسکی۔

''حضرت اُمُّ المومنین نے جس نگاہ سے مجھ کو پہلے دن دیکھا اسی نگاہ سے آج تک دیکھتی ہیں اور ہمیشہ بڑی بہو کے لقب سے پکارا۔ نیک اور مادرانہ سلوک فرمایا۔ مجھے ہر تنگی اور ترشی میں اپنے پاس رکھا کبھی اپنے سے جدا نہیں کیا۔ چنانچہ اب تک حضرت اماں جان میرے پاس خود تشریف لاتی ہیں اور باوجود بیماری کے میرا احساس رکھتی ہیں۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 287-288)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب اور ان کے صاحبزادے محمود عرفانی صاحب نے حضرت اماں جانؓ کی سیرت میں بہت سے واقعات جمع کر دیئے ہیں جن سے آپ کے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ سے سلوک کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دل میں ان کے لئے کس قدر شفقت اور محبت تھی۔ قادیان میں آپ احمدی گھرانوں اور خاص کر صحابہ کرام کے گھروں میں جاتی رہتی تھیں اور ان کے حالات سے آگاہی حاصل کرتیں۔ اور ان کے دکھ درد اور خوشی میں شریک ہوتی تھیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک ماں اپنے بچوں کے دکھ درد اور خوشیوں میں شریک ہوتی اور ان کے غم پر تکلیف اور خوشی کے موقعہ پر خوش ہوتی ہے۔ یہ بات صرف قادیان میں بسنے والے صحابہ تک محدود نہ تھی بلکہ قادیان سے باہر بھی جہاں آپ تشریف لے جاتیں وہاں آباد صحابہ کرام یا ان کے بیوی بچوں کے گھروں میں ضرور تشریف لے جاتی تھیں۔ چنانچہ میاں غلام محمد اختر صاحب لاہور میں رہائش پذیر تھے اور کئی دفعہ حضرت اماں جانؓ لاہور ان کے گھر ٹھہرتی تھیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں:

''ایک خاص وصف جو میرے مطالعہ میں آیا وہ یہ ہے کہ جب کبھی بھی آپ قادیان سے باہر تشریف لے جاتی ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے گھر والوں سے بھی ضرور ملاقات فرماتی ہیں۔ واپسی پر خواہ چند لمحوں کیلئے ہی ہو سب کے گھر خواہ عرف عام کے لحاظ سے غریب ہوں یا امیر اپنے ملاقاتیوں سے ملتی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے گھر والوں سے خاص طور پر محبت رکھتی ہیں۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 444)

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿

خطبات نکاح

واقف زندگی کو حتی المقدور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی ذاتی خواہشات کو ختم کردے۔ زندگی میں جو کچھ ہو، جو حاصل کرنے کی خواہش ہو وہ صرف یہ ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور اس کے دین کی سربلندی کیلئے، دین کی خدمت کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور استعدادیں صرف کرنی ہیں۔

آج کل کے معاشرے میں جو بے صبری اور تقویٰ کی کمی ہے اس نے رشتوں میں دراڑیں ڈال دی ہوئی ہیں۔تقویٰ میں کمی اور بے صبری اور صرف ذاتی اناؤں کی وجہ سے رشتے توڑنا معاشرے کی بدامنی کا بھی باعث بنتے ہیں

(مرتبہ:ظہیر احمد خان۔مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔دفتر پی ایس لندن)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جولائی 2011ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں جس نکاح کا اعلان کرنے لگا ہوں یہ عزیزہ نعیمہ طلعت چوہدری بنت مکرم رفیق احمد جاوید چوہدری صاحب (نائب صدر انصار اللہ یو کے) کا نکاح ہے جو عزیزم منصور احمد کلارک ابن مکرم مظفر کلارک صاحب برمنگھم (Birmingham) کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔عزیزہ نعیمہ طلعت واقفۂ نو ہے اور عزیزم منصور احمد کلارک وقف نَو میں سے تو نہیں لیکن جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرر ہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ مجھے یاد ہے کچھ عرصہ پہلے جب انہوں نے جامعہ میں داخلہ لینا تھا تو یہ اور ان کی والدہ آئی کہ پڑھائی کے بعد اس کا ایک Gap کا سال ہے۔فارغ رہنے کی بجائے اگر اس کو اجازت دے دیں تو جامعہ میں پڑھ لے۔مَیں نے اجازت دیدی تھی۔اس کے بعد جامعہ میں ان کا ایسا دل لگا کہ کہتے میں نے اور پڑھائی نہیں کرنی۔جامعہ کی تعلیم حاصل کروں گا اور پھر امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ وقف بھی کریں گے۔گو دل میں وقف کر چکے ہوں لیکن باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہی وقف ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا:۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ کے اچھے ہونہار طلباء میں سے ہیں۔یہ ماں کی طرف سے پاکستانی اور باپ کی طرف سے انگریز ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی علمی صلاحیتوں کو بھی مزید بڑھائے اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ یہ فراغت کے بعد اپنے وقف کو بھی نبھانے والے بنیں۔اسی طرح عزیزہ نعیمہ واقفۂ نَو ہے۔یہ بھی اپنے وقف کو، والدین کے اس وعدہ کو جو انہوں نے خلیفۂ وقت کے ساتھ کیا اور اپنی بچی کو پیش کیا اپنی آئندہ زندگی میں نبھانے والی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ان دونوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ واقف زندگی کو حتی المقدور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی ذاتی خواہشات کو ختم کردے۔ زندگی میں جو کچھ ہو ، جو حاصل کرنے کی خواہش ہو وہ صرف یہ ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور اس کے دین کی سربلندی کیلئے، دین کی خدمت کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور استعدادیں صرف کرنی ہیں۔ اگر یہ چیز نہیں تو پھر ایک واقف زندگی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایک واقف زندگی میں اور ایک عام احمدی میں ایک امتیاز ہونا چاہئے۔ گو ایک احمدی کا معیار بھی بہت بلند ہونا چاہئے۔تقویٰ کی ان راہوں کی تلاش کرنی چاہئے جن پر خدا تعالیٰ ہمیں، ایک حقیقی مومن کو چلانا چاہتا ہے۔ لیکن واقفین زندگی وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے پیش کیا اور ان کا ہر لمحہ اور زندگی کا ہر منٹ، ہر دن دین کی خدمت کیلئے ہی وقف رہنا چاہئے۔ اس سوچ کے ساتھ آئندہ بھی اپنی زندگی گزاریں۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کے علم وعرفان میں بھی ترقی عطا فرمائے اور جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔ ان باتوں کے بعد مَیں اب نکاح کا اعلان کروں گا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو مبارک باد کے ساتھ شرف مصافحہ بخشا۔

❁❁❁❁❁❁

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 اگست 2011ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا۔نکاح فریقین کیلئے جو نئے رشتوں میں منسلک ہو رہے ہوں ایک خوشی کا موقعہ ہوتا ہے۔لیکن ایسے نکاح بھی ہیں جن کی اس لئے بھی خوشی ہوتی ہے کہ لڑکا اور لڑکی تقویٰ سے کام لیتے ہوئے، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے، اپنی ذاتی اَناؤں کو دور پھینکتے ہوئے اور اپنے بچوں کا بھی خیال رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے رشتے میں منسلک ہوتے ہیں اور ایسے رشتے کوئی نئی چیز نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔آج کل کے معاشرے میں جو بے صبری اور تقویٰ کی کمی ہے اس نے رشتوں میں دراڑیں ڈال دی ہوئی ہیں اور اس بارہ میں مَیں کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں۔پچھلے چند مہینوں سے جلسوں پہ بھی، خطبوں میں بھی یہ توجہ دلا رہا ہوں کہ تقویٰ میں کمی اور بے صبری اور صرف ذاتی اناؤں کی وجہ سے رشتے توڑنا معاشرے کی بدامنی کا بھی باعث بنتے ہیں اور جو نئی نسل ہے اس میں بھی بے چینی پیدا کرتے ہیں۔پس ایسے رشتے جو اس لئے جڑ رہے ہوں کہ ان میں تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ احساس پیدا ہوا کہ یہ رشتہ کرنا ہے تو وہ رشتے یقیناً بہت زیادہ خوشی کا باعث بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ ایسا ہی ایک رشتہ آج ہے۔یہ نیا رشتہ نہیں۔لڑکا اور لڑکی دونوں پہلے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے ان کے دو بچے بھی ہیں لیکن پھر تقویٰ میں کمی کی وجہ سے، ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کرنے کی وجہ سے، بے صبری کی وجہ سے یہ رشتہ ٹوٹ گیا اور لمبا عرصہ ٹوٹا رہا اور اب ان کو احساس پیدا ہوا کہ ان دونوں کی بہتری اسی میں ہے اور ان کے جو دو بچے ہیں ان کی بہتری بھی اسی میں ہے کہ اس رشتہ کو دوبارہ قائم کیا جائے اور اس کیلئے جب مَیں نے ان کو توجہ دلائی تو بہرحال احساس ہوا۔ کچھ زیادتیاں بھی ہوئیں۔جس فریق کی طرف سے بھی زیادتیاں ہوئیں اس کو اپنی زیادتیوں کا احساس ہوا۔میرے سمجھانے سے ان کو توجہ پیدا ہوئی اور آج یہ دونوں دوبارہ اس رشتہ میں منسلک ہو رہے ہیں جو تصور کیا جاتا ہے کہ ایسا پاکیزہ رشتہ ہے جس میں چاہئے کہ ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کئے جائیں ،اپنے والدین کے بھی حقوق ادا کئے جائیں، ایک دوسرے کے والدین کے حقوق ادا کئے جائیں اور معاشرے کے حقوق ادا کئے جائیں اور بچوں کے حقوق ادا کئے جائیں۔پس اس لحاظ سے مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج ان دونوں کو احساس پیدا ہوا اور یہ دوبارہ نکاح کرکے شادی کے ایک بندھن میں بندھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ رشتہ اب ہمیشہ قائم رہے اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ان کے جو اپنے بچے ہیں یا آئندہ بھی جو ہوں ان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ان کو احمدیت کے ماحول میں، خالص اسلام کے ماحول میں، دینی ماحول میں پروان چڑھانے والے ہوں۔اور کبھی اب ان رشتوں میں دراڑیں نہ آئیں۔ان الفاظ کے ساتھ مَیں اب نکاح کا اعلان کروں گا۔یہ عزیزہ رابعہ شاہ بنت مکرم ولی احمد شاہ صاحب کا نکاح ہے جو رضوان الملک ابن مکرم وقار الملک صاحب کے ساتھ تیرہ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاح کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

❁❁❁

ایک احمدی سائنسدان کو خصوصی اعزاز

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب صوبائی نمائندہ جماعت احمدیہ جرمنی کو اُن کی تعلیمی قابلیت اور پیشہ ورانہ صلاحیت کے اعتراف میں Royal College of Veterinary Surgeons U.K. کی طرف سے مورخہ 4 ستمبر 2012 کو Belgravia House مرکزی لندن میں ایک سادہ مگر پروقار تقریب پر ادارے کی رکنیت وڈپلومیٹشپ سے نوازا گیا۔RCVS برطانہ میں Royal charter کے ذریعہ ملکہ معظّمہ کے تحت قائم Statutory ادارہ ہے جو اس پروفیشن کو ریگولیٹ کرتا ہے۔محترم ڈاکٹر صاحب جرمنی سے ویٹرنری میڈیسن میں ڈاکٹریٹ اور پوسٹ ڈاکٹریٹ ریسرچ کے علاوہ متعدد بین الاقوامی سائنسی کانفرنسوں اور جرائد میں اپنے سائنسی مقالہ جات پیش کرچکے ہیں۔نو سے زائد بین الاقوامی سائنسی تنظیموں کے مستقل ممبر ہیں۔اپنے شعبہ کے علاوہ آرٹس۔سائنس اور قانون کی ڈگریاں بھی حاصل کی ہیں۔سال 2004 میں موصوف کو انڈیا سے IAAVR Award سے بھی نوازا گیا تھا۔ مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب کشمیر کے ایک معزز احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ کے دادا حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔آپ کے والد مکرم سید محمد شاہ سیفی صاحب بھی مستجاب الدعوات بزرگ اور کشمیر کی ایک معزز اور معروف علمی شخصیت تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو آپ کے حق میں بھی قبول فرمائے اور مزید اعزازات کا پیش خیمہ بنائے۔آمین۔

(حیدر علی ظفر۔مبلغ انچارج جرمنی)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

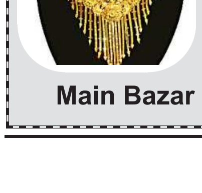

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2012ء

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔ جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز میں زیر تعلیم احمدی طلباء کی حضور انور سے ملاقات۔ مختلف میدانوں میں تحقیقات کا تذکرہ۔ سوال و جواب۔ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والی احمدی طالبات میں میڈلز اور اسناد کی تقسیم۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات سے خطاب اور خواتین کو اہم نصائح۔

قسط: پنجم

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

یکم جون 2012ء بروز جمعہ

صبح چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 37 ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا اور یہ دوسرا ایسا جلسہ تھا جو ایک نئی جگہ Karlsruhe Messe Kongrence میں منعقد ہو رہا تھا۔

دوپہر ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب کے لئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران احباب جماعت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم کی دعا مسلسل پڑھتے رہے۔ بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الحمدللہ آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال جلسے کی انتظامیہ نے گزشتہ سال کی کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ بہتری پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں سب سے پہلے تو آواز تھی آج پتہ لگے گا کہ اس میں کس حد تک بہتری ہوئی ہے؟ گزشتہ سال یہاں Karlsruhe کے اس ہال میں پہلا جلسہ تھا اس لئے ظاہر ہے بعض مشکلات یا کمیاں جو کہ نئی جگہ پیدا ہوتی ہیں، ہوئیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر انتظامیہ پر بہت زیادہ انگلیاں اٹھائی جائیں یا اعتراض کیا جائے۔ ہاں ایک صورت میں انتظامیہ قابل اعتراض ہوسکتی تھی اگر وہ اپنی غلطیوں اور کمیوں کی طرف توجہ نہ دیتی اور اصلاح کی کوشش نہ کرتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا انتظامیہ نے اپنی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے بعض کمیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح اخراجات جو گزشتہ سال بعض غلط اندازوں اور نئی جگہ کی وجہ سے زیادہ ہو گئے تھے ان میں بھی کمی کی کوشش کی ہے۔ لیکن ابھی بھی یقیناً اصلاح کی گنجائش اور بہتری کی گنجائش موجود ہے جس پر انتظامیہ کو نظر رکھنی چاہئے کہ ترقی کرنے والی قومیں تجربات سے فائدہ اٹھا کر آگے بڑھتی ہیں اور ترقی کرتی ہیں، بعض دفعہ اپنے تجربات سے اور بعض دفعہ دوسروں کے تجربات سے اور ہر اچھا مشورہ اور ہر اچھی چیز اپنانے کی کوشش کرتی ہیں اور یہی بات ہمیں ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے کہ ہر اچھی اور حکمت کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے یہ جہاں سے بھی ملے اس کو لے لو کہ اسی میں روحانی اور مادی ترقی کا راز مضمر ہے۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ سال جب میں جرمنی آیا تو میں نے یہی حدیث برلن کے لارڈ میئر یا جو بھی بڑے میئر ہیں وہاں صوبے کے گورنر کا ہی درجہ رکھتے ہیں کے سامنے رکھی تو کہنے لگے کہ اگر یہی تم لوگوں کی تعلیم اور تمہارا عمل ہے تو تم جلد دنیا کو اپنے ساتھ ملا لو گے یا دنیا جیت لو گے۔ ان کے الفاظ کا کم و بیش یہی مضمون تھا اور انشاء اللہ یہ تو ہونا ہی ہے۔ تو بہرحال اگر ہم ترقی کرنے والی قوم ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر ہمیں اپنی کمزوریوں پر آنکھیں نہیں بند کر لینی چاہئیں بلکہ نظر رکھنی چاہئے اور اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن 22 جون 2012ء کے الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے۔)

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ دختر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا تھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا اور درج ذیل گیارہ زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ ہوا۔ انگلش، جرمن، عربی، فارسی، ترکی، فرنچ، بنگلہ، بلغارین، بوزنین، البانین اور رشین۔ اس کے علاوہ جلسہ ریڈیو کے ذریعہ بھی خطبہ جمعہ نشر ہوا۔

یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک میٹنگ رکھی گئی تھی۔ آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس میٹنگ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مجموعی طور پر تین صد سے زائد طلباء اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عثمان مجوکہ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ شعیب مظفر صاحب اور جرمن ترجمہ علی عمران ظفر صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ پہلی لائن میں جو طلباء بیٹھے ہیں وہ پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ باقی طلباء ماسٹرز اور بیچلر (Bachelor) کر رہے ہیں۔

بائیو انجینئرنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Bio Engineering میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس کا Topic (مضمون) Biomolecules کی Extraction ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سے انسانوں کو کیا فائدہ ہوگا۔ جس پر طالبعلم نے بتایا کہ اسے میڈیکل میں استعمال کر سکتے ہیں۔

طالبعلم نے درخواست کی حضور انور Agriculture کے حوالہ سے راہنمائی فرمائیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جسے Extract کر سکیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جنہیں Extract کر سکتے ہیں۔ سبزیوں میں اگر لینا ہے تو کریلے پر ریسرچ کرو۔ اس طرح بہت سے پودے نکل آئے ہیں۔ یہ تو آپ لوگ ریسرچ کریں اور مجھے بتائیں۔ لیکن بہرحال بہت سی ایسی سبزیاں ہیں اور دیگر پودے ہیں جن میں آپ ریسرچ کر سکتے ہیں۔ پھر بعض Medicinal Plants ہیں اور بعض دوسرے پودے ہیں ان کو دیکھیں کہ کون کون سے ہیں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ریسرچ کے بعد یہ پودے خوراک کا حصہ بن جائیں بغیر اس کے کہ مستقل Treatment ہوتی رہے۔ بعض Recommended کھانے ہوں جس کو کھانے سے آپ مریضوں کو Treat کر سکیں۔ جس طرح لوگ بتاتے رہتے ہیں۔ مثلاً کسی نے مجھے کہا اور میں نے آزمایا بھی ہے لوگوں پر کہ اگر صبح صبح اٹھ کر خالی پیٹ شوگر کا مریض چار گلاس پانی پی لے تو اس کی شوگر کافی کنٹرول ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کے بعض طریق ہوتے ہیں جن کے ذریعہ علاج کیا جا سکتا ہے۔

ایک دوسرے طالبعلم نے بتایا کہ وہ فزکس میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس کا مضمون ڈائمنڈز (Diamonds) میں Nitrogen-Vacancy Center کے بارہ میں ہے۔ طالبعلم نے بتایا کہ ڈائمنڈز جس ایٹم (Atom) سے بنتے ہیں اس میں کچھ Defects ہوتے ہیں اور وہ ڈائمنڈ کو Scan کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ کس جگہ پر نائٹروجن ویکنسی سنٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا فائدہ کیا ہوگا۔ اس پر طالبعلم نے بتایا کہ ابھی ریسرچ ہو رہی ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ریسرچ کے بعد پتہ چلے گا کہ اس کا فائدہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ میڈیکل میں Ph.D. کر رہا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ پانچ سال پڑھائی پوری کر لی ہے اب ہاؤس جاب (House Job) کر رہا

ہوں اور ساتھ Ph.D. کر رہا ہوں۔ لیکن ابھی Medicine، ڈاکٹر کی ڈگری نہیں ملی۔ لیکن میرا ارادہ ہے کہ میڈیکل کی ڈگری کے ساتھ جلد Ph.D. کی ڈگری بھی مل جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں تو یہ ہوتا ہے کہ تیسرے، چوتھے سال کے بعد Ph.D. ہو جاتی ہے تو پھر ایک سال اس کو Grace کا مل جاتا ہے اور پھر آپ بعد میں میڈیسن (Medicine) کر لیتے ہیں۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ جرمنی میں Ph.D. کے لئے اسی وقت اپلائی کر سکتے ہیں جب میڈیکل کی ڈگری مل جائے۔

ڈرماٹالوجی میں ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Dermatology میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس بارہ میں تجربات کر رہے ہیں کہ سکن (Skin) کینسر کے Cells کو مار سکیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے اس کو بڑھا کر نکالیں گے۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا۔ ایسا ہی ہے سکن کے اوپر جو کینسر ہے اس کو بڑھایا ہے پھر اس کا علاج کریں گے۔ ہم ایک نیا راستہ کھول رہے ہیں جس سے سکن کینسر کا زیادہ آسانی سے علاج کیا جاسکے۔

حضور انور نے فرمایا اب ہومیوپیتھی کے طریق پر آگئے ہیں۔ پہلے ہر چیز کو نکالتی ہے اور پھر Treat کرتی ہے۔

سکن کینسر کے علاج کے لئے ادویات کے استعمال کے بارہ میں حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ Chemotherapeutic دوائیاں استعمال ہو رہی ہیں اور کچھ ایسی بھی ہیں جن کے بارہ میں ابھی تجربہ نہیں کیا گیا۔

سکن کے علاج کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا یہاں Wiesbaden میں گرم پانی کے چشمے ہیں، غسل خانے بھی بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ نہانے کے لئے بھی جاتے ہیں۔ اس پانی کے Major اور Trace Elements بھی اس سکن کینسر کے Treatment کے لئے بہت اچھے ہیں۔ کبھی ان چیزوں پر بھی ریسرچ کرنی چاہئے کہ ان سے کیا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ایگریکلچر میں ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Agriculture میں Ph.D. کر رہا ہے، حضور انور نے فرمایا Agriculture تو بڑا Vast فیلڈ ہے۔ کس چیز میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ اس پر طالبعلم نے بتایا کہ Climate Change Impact On Agriculture کے بارہ میں کر رہا ہوں۔ قبل ازیں Agriculture Economics میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ تین چار سال قبل پاکستان گیا تھا۔ وہاں Climate کانفرنس پر Environment منسٹر سے بات ہوئی تھی تو دلچسپی بڑھی اور اب پاکستان کے Climate Change کے حوالہ سے ریسرچ کر رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا یہ ریسرچ کر رہے ہیں کہ پاکستانی لیڈر شپ کس طرح اپنی اکانومی کو برباد کر رہی ہے اور لیڈر کتنے کتنے پرسنٹ شیئر لیتے ہیں۔

طالبعلم نے بتایا کہ اس لئے دلچسپی بڑھی تھی کہ پاکستان غریب ملک ہے اس کے پاس ذرائع نہیں ہیں تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ذرائع کیوں نہیں ہیں۔ ان میں جو بے ایمانی ہے پہلے کہو کہ وہ دُور کریں اور جو لیڈر شپ ہے اس کو پہلے ایماندار بنائیں۔ پاکستان میں ہر طرح کا Climate ہے اور ہر طرح کی Topography ہے۔ سارا کچھ تو ان لوگوں نے تباہ کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سوال یہ ہے کہ جو اتنا Forest تھا۔ راولپنڈی سے مری کی طرف جاتے ہوئے ذرا سا آگے نکلتے تھے تو جنگل شروع ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے اس زمانے میں اچھا موسم بھی ہو جاتا تھا تو اب آپ سو میل بھی آگے چلے جائیں تو پہاڑیاں درختوں سے خالی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے درخت کاٹ لئے ہیں۔ جہاں درخت اگتا ہے اس کو کاٹ دیتے ہیں۔ جو جنگل ہیں سب کٹ چکے ہیں۔ جو بڑے منسٹرز ہیں یہ کمیشن لے کر ٹھیکے دیئے جاتے ہیں اور کھائے چلے جا رہے ہیں۔ پاکستان کو لوٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اب نہریں ہیں ان کا کوئی نظام نہیں ہے۔ وہی نہریں جو انگریزوں کے زمانے میں بنائی گئی تھیں۔ ان سے بڑے وسیع علاقے سیراب ہوتے تھے اب ان سے دس فیصد علاقے بھی سیراب نہیں ہوتے۔ پھر بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے دریاؤں میں پانی بھی نہیں آتا۔ جب سیلاب آتے ہیں تو پانی سٹور کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے اور سارا پانی آگے نکل جاتا ہے۔ جو ڈیم ہیں ان میں Capacity نہیں رہی۔ ان کی صفائی کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ Agriculture کے اوپر ان کو پوری توجہ نہیں رہی تو منسٹر صاحب نے کیا Climate Change کرنا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ پچاس سال میں پاکستان کے پاس کچھ نہیں ہوگا اور پچاس سال بعد ٹمپریچر اس طرح تبدیل ہوگا کہ اکانومی بالکل ختم ہو جائے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بڑے پُر امید ہیں کہ پچاس سال بعد کچھ نہیں ہوگا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ دس سال بعد کچھ نہیں ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ پچاس سال بعد اکانومی ختم ہو جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا ختم تو وہ چیز ہوتی ہے جو موجود ہے۔ اکانومی تو ہے ہی نہیں۔

ان کا مطلب شاید یہ ہو کہ جو میں ملک کی اکانومی کی لوٹ مار کر رہا ہوں اس کے امکانات کم ہو جائیں گے اور میرے بچوں کو لوٹ مار کا موقع نہیں ملے گا۔

حضور انور نے فرمایا اگر انہیں کچھ کہنا ہے تو یہ کہو کہ جو بے ایمانی ہے اور خیانت ہے اس کو چھوڑیں اور جس طرح جنگل پہلے پہاڑوں پر ہوتے تھے ان کو دوبارہ لگائیں اور سیلاب کے پانی کو سنبھالنے کا انتظام کریں۔ پنجاب کے بہت سارے علاقے ایسے ہیں جہاں پلاننگ کر کے درخت لگائے جاسکتے ہیں مختلف فصلیں اگائی جاسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ابھی بھی پاکستان کی اگر ان لوگوں سے جان چھوٹ جائے تو پاکستان میں ابھی بھی بہت کچھ ہے۔ لیکن اگر یہ اور رہے تو پچاس سال تو بڑی پُر امیدی والی بات ہے یہ دس سال میں ہی سب کچھ ختم کر دیں گے۔

زیبرافش پر تحقیق

ایک طالبعلم نے حضور انور کو بتایا کہ وہ Zebra Fish پر ریسرچ کر رہا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ Zebra Fish اپنے جسم کی ہر چیز کو Regenerate کر سکتی ہے۔ طالبعلم نے مزید بتایا کہ وہ Structure Biology میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس میں ہم پروٹین کے Structure کے بارہ میں علم حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں جس میں بہت مشکلات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ ریسرچ بیماری کی تشخیص کرنے اور پھر مزید دوائیاں بنانے میں تمہیں مدد دے گی۔ طالبعلم نے بتایا کہ یہ دوائی بہت ہی خاص ہوگی کیونکہ ہم پروٹین کے سٹرکچر کو دیکھ کر دوائی بنا رہے ہیں۔ ابھی ریسرچ کی ابتدا ہے اور طلباء کا ایک گروپ ہے جو یہ ریسرچ کر رہا ہے اور اس ریسرچ پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ میں Pharmaceutical Industries اور گورنمنٹ اسے سپانسر کر رہی ہے۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ سویڈن سے ہے اور اس کی فیلڈ Virtual Manufacturing ہے اور وہ اس بارہ میں ریسرچ کر رہا ہے کہ وہ ایسی Settings بناتا ہے جن سے لوگوں کو بتایا جاسکے کہ کونسا فیصلہ Manufacturing لائن کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کو کس طرح Exploit کیا جائے، کس طرح لوٹا جائے۔ یہاں اکانومی پہلے ہی نیچے جا رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تھوڑے Cost پر Maximum Satisfaction آپ کس طرح Customer کو دے سکتے ہیں۔ خلاصہ تو اس کا یہی ہوا۔

کینسر پر ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Medicine میں Ph.D. کر رہا ہے اور Bone کینسر پر ریسرچ کر رہا ہے۔ یہ ریسرچ کر رہے ہیں کہ اس کو کس طرح آپریشن سے بچایا جاسکے اور Treat کیا جاسکے۔

طالبعلم نے بتایا کہ 1950ء میں ایک دوائی استعمال ہوتی تھی۔ لیکن اس وقت مسائل پیدا ہوئے اور حاملہ عورتوں کے بچے معذور پیدا ہوئے۔ اس دوائی کے بہت زیادہ Side Effects تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ دوائی Bone کینسر کے لئے فائدہ مند ہے۔ اس بات پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ اس کے Side Effects سے کس طرح بچا جاسکتا ہے اور یہ کس طرح Bone کینسر میں فائدہ دے سکتی ہے۔

ونڈ انرجی پر ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ آجکل Wind Energy پر پراجیکٹ کر رہا ہے کہ Wind Tribune کس طرح ایک گھر کے لئے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ یہ Developed Countries اکثر پندرہ سال کے بعد یہ Wind Tribune بدل لیتے ہیں۔ لیکن یہ ابھی کام کی ہوتی ہیں اور دنیا کے تیسرے ممالک کے لئے انہیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک پلانٹ ایک کلوواٹ سے لے کر چھ میگاواٹ تک ہوتا ہے اور جو Tribune یہاں استعمال ہو رہی ہیں وہ دو میگاواٹ تک کی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس پر ریسرچ کریں کہ کہاں کہاں سے ملتی ہیں اور کتنے کی ملتی ہیں۔ اگر سستی مل جائیں تو افریقہ میں ایسی جگہوں پر بھجوائی جاسکتی ہیں جہاں ہوا چلتی رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہم زیادہ رقم خرچ کر کے بھجوائیں۔ ہمیں سولر انرجی سستی مل رہی ہے۔ ہم نے سولر پینل لگوائے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں ماڈل ولیج بنائے ہیں۔ ایک بن گیا ہے اور مختلف ممالک میں چار پانچ اور بن رہے ہیں۔ یہاں سولر انرجی ہی استعمال ہو رہی ہے۔ وہاں Street Lights بھی دی ہے، کمیونٹی سنٹر بنایا ہے اس میں بھی لائٹ دی ہے۔ مسجد میں بھی لائٹ دی ہے اور TV بھی چل رہا ہے۔ پھر Green House بنائے ہیں۔ گاؤں والوں کو سبزیاں سپلائی کرنے کے لئے سارا پانی اسی سولر انرجی کے ذریعہ آرہا ہے۔ گاؤں میں Tap Water بھی اسی انرجی کے ذریعہ آرہا ہے۔ سو دو سو گھروں کا یہ پراجیکٹ ہمیں پچاس ہزار پاؤنڈ میں پڑا ہے۔ تو اس طرح اگر یہ Wind Tribune 10 سے 15 ہزار یورو میں مل جائے تو پھر ٹھیک ہے۔ احمدی انجینئرز کو یہ کرنا چاہئے اور نئے بنا کر دیں۔ ایسا بنائیں جو ہمیں 5 سے 10 کلوواٹ

بجلی دے سکیں۔

یوروکرائسز

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ یوروکا Crisis چل رہا ہے تو حضور کی اس بارہ میں کوئی Prediction ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ Prediction تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن اگر کچھ ملک نہ پیچھے ہٹے اور اگر نہ جھگڑے جوانہوں نے بے انتہا شامل کر لئے ہیں۔ دس سے شروع ہوئے تھے اور 27 تک پہنچ گئے ہیں اور پھر پالیسی کوئی نہیں ہے تو اس طرح تو یہ کرائسز بڑھے گا۔ ایک کرنسی رکھنی ہے تو پالیسی بھی ایک ہی ہونی چاہئے۔ امریکہ نے اگر ڈالر رکھا ہوا ہے تو اپنی 52 سٹیٹس کی ایک ہی اکنامک پالیسی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ امریکہ نے یورپ کو ایک کرنسی پر رہنے نہیں دینا کیونکہ ڈالر کے مقابلہ پر یورو یونٹ ہوجاتا ہے وہ امریکہ کو برداشت نہیں ہے۔ اس لئے یہ صرف اکنامک کرائسز نہیں ہے بلکہ پولیٹیکل ایشو بھی ہے اور سازش بھی ہے۔

طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

2؍جون 2012ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

جلسہ جرمنی خواتین

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔ دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔

لجنہ کے اس اجلاس کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ درّعدن لون صاحبہ نے کی اور امۃ الجمیل غزالہ صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں انیقہ شاکر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیوں پرمیڈلز حاصل کرنے والی احمدی طالبات میں اسناد ومیڈلز کی تقسیم

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی خوش نصیب طالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ڈاکٹر ثمینہ شازی صاحبہ Ph.D. **Allgemein- medizix** سو فیصد نمبروں کے ساتھ

2۔نبیلہ ھما احمد Ph.D. میڈیسن سو فیصد نمبروں کے ساتھ۔

3۔ڈاکٹر عظمیٰ بٹ Ph.D. میڈیسن سو فیصد نمبروں کے ساتھ۔

4۔ڈاکٹر عظمیٰ نورین Neurogenetik Ph.D. سو فیصد نمبروں کے ساتھ۔

5۔مطہرہ ندرت احمد Ph.D. میڈیسن 99 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

6۔عصمہ حنا خلیل M.Sc. فزکس 87 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

7۔ثمینہ تبسم M.A. Sozial- wissenschaften 87 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

8۔عائشہ ثناء محمود M.Ed. Lehramt 90 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

9۔ثمن خاں M.A. سوشل سٹڈیز 100 فیصد نمبروں کے ساتھ

10۔منیر مریم رامہ M.A. سوشل سٹڈیز 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

11۔طوبیٰ احمد M.Ed Sozialpadagogik سو فیصد نمبروں کے ساتھ

12۔صبا نور چیمہ ڈپلومہ 95 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

13۔ثمرہ کنول خاں بیچلر آف آرٹس (آرکیٹیکچر) 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

14۔عطیہ القدوس احمد بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

15۔امۃ الحئی محمد بیچلر آف آرٹس 87 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

16۔سمیرہ کمال احمد بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

17۔نلما الہی شفیق بیچلر آف آرٹس (اکاؤنٹنگ) 88 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

18۔نبیلہ ندیم احمد بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

19۔عاصفہ عزیز زیروی بیچلر آف آرٹس (انگلش، Philology) 87 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

20۔شافعی اقبال شاہین B.Sc. 89 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

21۔نداء الفتح گوندل بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

22۔حمیدہ مشتاق B.A. (Economic Law) 85 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

23۔ارم سعیدہ اے لیول 96 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

تقسیم اسناد اور میڈلز کی اس تقریب کے بعد بارہ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

خواتین سے خطاب

تشہد وتعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سی جگہ فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر عمل کرنے والے کے عمل کی جزا دیتا ہے اور اس میں کسی کی تخصیص نہیں رکھی، مخصوص نہیں کیا کہ فلاں کو ملے گی یا فلاں کو نہیں ملے گی۔ بعض آیات میں خاص طور پر بیان فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے چاہے مرد ہوں یا عورت، جو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے اعمال بجالائے گا، اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرے گا، اپنے عبادتوں کے معیار بلند کرے گا۔ دین کی خاطر اپنی قربانیوں کے معیار بلند کرے گا، دوسرے اعمال صالحہ بجالائے گا تو یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور وہ جزا پائے گا۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کہ گناہوں کی سزا تو دونوں عورتوں اور مردوں کو ان کے غلط اعمال کی وجہ سے دیتا ہے یاد ہے اور نیکی کی جزا باوجود اس کے کہ عورتیں نیک اعمال بجالا رہی ہیں، اتنی نہ دے جتنی مردوں کو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسی ارشاد کا نتیجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عورتوں نے حقوق بجالانے کی طرف بھی توجہ دی۔ اپنی عبادتوں کے حق بھی ادا کئے اور دوسرے نیک اعمال بجالانے کی طرف بھی توجہ دی۔ حتی المقدور جتنی کوشش ہوسکتی تھی کی۔ دین کی خاطر قربانیاں بھی دیں۔ اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنی جان کے نذرانے بھی پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چند مہینے پہلے میں نے آپ کے اجتماع پر آپ کو یہ توجہ دلائی تھی، اُس میں گو اتنی حاضری نہیں تھی، کہ یہاں آکر رہنے والی، اس معاشرے میں آکر رہنے والی ہر عورت ہمیشہ یہ یاد رکھے کہ اُس کی کیا تعلیم ہے اور اپنی اصل تعلیم کو بھول نہ جائیں۔ اسی طرح بچیاں دنیا کی چمک اور رونقوں کو ہی سب کچھ نہ سمجھیں بلکہ یہ دیکھیں کہ وہ کون ہیں، اُن کے مقاصد کیا ہیں اور اُن کے عہد کیا ہیں۔ کیا عہد وہ کر رہی ہیں۔ ایک احمدی مسلمان عورت اور لڑکی معاشرے میں انقلاب لانے کے لئے پیدا کی گئی ہے، نہ کہ معاشرے کی رونقوں کا حصہ بننے کے لئے۔

حضور نے فرمایا کہ ان ملکوں میں رہتے ہوئے بعض کے نیکیوں کے معیار شاید بدل گئے ہوں یا بعض کے بدل جاتے ہیں، لیکن ہم نے نیکیوں کے معیار وہ رکھنے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے ہمیں تلقین کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی عورت اور مرد کا کام ہے کہ ایمان کے اس معیار کو حاصل کرتے ہوئے اُن نیک اعمال کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک عقلمند عورت وہی ہے جو یہ سوچے کہ میں نے اپنا گھر یلو چین اور سکون کس طرح پانا ہے؟ اپنے گھر کو جنت نظیر کس طرح بنانا ہے۔ اگر دنیا کی طرف نظر رہے تو یہ سکون کبھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ حقیقی سکون خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو جوان بچیاں ہیں اُن سے بھی مَیں کہوں گا کہ اگر بعض بچوں کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ ہم کیوں بعض معاملات میں آزاد نہیں ہیں؟ تو ہمیشہ وہ یاد رکھیں کہ آپ آزاد ہیں لیکن اپنی آزادی کو اُن حدود کے اندر رکھیں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے مقرر کی ہیں۔ اگر آزادی یہاں کے معاشرے کی بے حجابی کا نام ہے تو یقیناً ایک احمدی بچی آزاد نہیں ہے اور نہ ہی اسے ایسی آزادی کے پیچھے جانا چاہئے۔ پس ہر احمدی بچی کو اگر وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتی ہے اور اپنے عملوں کی نیک جزا چاہتی ہے تو اپنی حیا کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ ایک احمدی بچی کا لباس بھی حیادار ہونا چاہئے نہ کہ ایسا کہ لوگوں کی آپ کی طرف توجہ ہو۔ ایسے فیشن نہ ہوں جو غیروں کو، غیر مردوں کو آپ کی طرف متوجہ کریں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض عورتوں نے ایسے برقعے بھی پہنے ہوتے ہیں، بعضوں نے شروع کر دیئے ہیں جس پر بڑی خوبصورت کڑھائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر پیٹھ پر، back میں کچھ الفاظ بھی لکھے ہوتے ہیں۔ اب بتائیں یہ کونسی قسم کا پردہ ہے۔ پردے کا مقصد دوسروں کی توجہ اپنے سے ہٹانا ہے۔ یہ احساس دلانا ہے کہ ہم حیادار ہیں لیکن اگر برقعوں پر گوٹے کناری لگے ہوئے ہوں اور توجہ دلانے والے الفاظ لکھے ہوئے ہوں تو یہ پردہ نہیں ہے، نہ ایسے برقعوں کا کوئی فائدہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے اپنی حیا کی حفاظت کرنی ہے تا کہ ایمان کی حفاظت ہو اور پھر اس دعویٰ کی سچائی بھی ثابت ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اُس کے احکام پر عمل ہو اور حیادار لباس گھر کے اندر

بھی اور گھر کے باہر بھی پہنیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ حیا کے تقاضے پورے کرنے کے بعد آپ کو کوئی نہیں روکتا کہ آپ ڈاکٹر بنیں، یا انجینئر بنیں یا ٹیچر بنیں یا کسی بھی ایسے پیشے میں جائیں جو انسانیت کے لئے فائدہ مند پیشہ ہے۔

حضور نے عورتوں کو عورتوں میں تبلیغ کی طرف بھی تاکیدی طور پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ جس وسعت سے عورتوں کے ذریعے عورتوں میں تبلیغ ہونی چاہئے، وہ نہیں ہوتی۔ پس اپنی ترجیحات کو یہاں بدلنا ہوگا۔ فیشن کے پیچھے چلنے کے بجائے دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں تو آپ کو دنیاوی باتوں کے سوچنے کی فرصت ہی نہیں ملے گی۔ اور یہ عمل خدا تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بھی بن جائے گا۔ اور دنیا کی رہنمائی کا ذریعہ بھی آپ بن جائیں گی۔ آج دنیا کو آپ کی تلاش ہے۔ دنیا بھٹک رہی ہے۔ جہاں مَردوں کو تبلیغ کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر کودنے کی ضرورت ہے وہاں عورتوں کو بھی اپنی صلاحیتوں کو اس میدان میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے بعض احمدی خواتین کی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی اس دنیا کی چمک دمک کو دھتکار کر اپنے سونے کے زیورات دینے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ آج بھی اپنی ہزاروں لاکھوں یورو کی بچت کو جماعت پر قربان کرنے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ نیک اعمال کرنے والی اور عبادات بجا لانے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ اُس کی خشیت اور اس سے محبت رکھنے والی آپ میں موجود ہیں۔ لیکن یہ نمونے قائم کرنے والوں کی تعداد اس حد تک بڑھا دیں کہ نیک عمل نہ کرنے والی اور دنیا سے رغبت رکھنے والی اتنی تھوڑی رہ جائیں کہ ہمیں نظر ہی نہ آئیں۔ ایک ہی مقصد ہو ہر عورت کا اور ہر بچی کا اور ہر لڑکی کا اور ہر جوان کا اور بوڑھے کا کہ ہم نے جماعت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جانا ہے۔ اور اشاعتِ اسلام کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جانا ہے۔ تبلیغ کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

اسلام کے پہلے زمانے میں اسلام کی شان بلند کرنے کے لئے عورتیں تلوار کے جہاد میں شامل ہوتی رہی ہیں۔ آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے ہو رہی ہے، اس میں آپ نے بھی جہاد میں شامل ہونا ہے اور وہ جہاد یہ ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کے جہاد میں شامل ہو کر یہ جہاد کرنا ہے۔ اور پھر دنیا کو حقیقی ترقی کے راستے دکھانے کے لئے یہ جہاد کرنا ہے جس سے دنیا میں ایک انقلاب رونما ہو جائے۔ آج یہ ملک آپ کو غیر ترقی یافتہ ملکوں کے باشندے سمجھتے ہوئے رحم کھاتا ہے۔ یہاں کے لوگ جو ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ آپ لوگ غیر ترقی یافتہ ملکوں کے آئے ہوئے ہیں، مذہب کی وجہ سے سختیاں جھیلے ہوئے ہیں اور آپ پر رحم کیا جاتا ہے۔ آج آپ کا فرض ہے کہ ان پر رحم کھاتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ سے ملانے والی بن جائیں۔ پس یہ انقلاب ہے جو ہم میں سے ہر ایک نے برپا کرنا ہے اور زمانے کے امام کو ماننے کا حقیقی حق ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں الگ شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دوپہر ایک بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد لجنہ اور بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے چھوٹے بچوں والے ہال میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر موجود خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۱۷/اگست ۲۰۱۲)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

تحریک جدید کے تعلق سے ضروری گزارش

احباب جماعت احمدیہ بھارت کیلئے

جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے جسے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1934ء میں اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق جاری فرمایا اور اس حقیقت کا بھی ہمیں علم ہے کہ اس تحریک کے جاری ہوتے ہی شمع احمدیت کے پروانوں نے اپنی زندگیاں وقف کیں اور مالی نظام میں عظیم الشاں مثالیں قائم کیں جو کہ تاریخ احمدیت میں زندہ جاوید ہیں۔

جملہ احباب جماعت بھارت سے گذارش ہے کہ تحریک جدید کا سال اکتوبر 2012ء کو ختم ہو رہا ہے اس جہت سے ہمارے پاس صرف ڈیڑھ ماہ ہی بچا ہے سو ہمیں اپنے وعدہ و وصولی کا بطور خاص جائزہ لے لینا چاہئیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بقایا دار اور نادہند میں شمار ہو جائیں اور اس تحریک میں شامل ہونے کے اجر سے محروم ہو جائیں۔ سو ہمیں چاہئیے کہ ہم جلد از جلد اپنے حلقہ کے سیکریٹری تحریک جدید سے رابطہ کر کے اپنے وعدہ کی ادائیگی کریں۔

اُمید ہے کہ امراء وصدر صاحبان وسرکل انچارج صاحبان وسیکریٹریان تحریک جدید بھی اپنے اپنے حلقہ کے احباب ومستورات وبچگان کی ادئیگیوں کو چیک کریں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”چندہ عام کے بعد تحریک جدید کا چندہ سب سے اہم ہے۔ یہ بڑی برکتوں کا حامل ہے۔ اس نے ابتداء ہی سے جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت انگیز طور پر اچھا اثر ڈالا ہے۔ اس قربانی کا فلسفہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرماتے ہوئے اس امر کی بھرپور تلقین فرمائی کہ ہر جہت سے بچت عمل میں لاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ استطاعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔“

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5 نومبر 1993ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحریک جدید کی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور برقت وصولی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

موصی کا پہلا اور آخری فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے موصیان کو مخاطب کرتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

”قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے۔ اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ اور ان پر فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں۔ حتی کہ ان کے گھر میں کوئی مرد، کوئی عورت، کوئی بچہ یا کوئی دیگر فرد جو ان کے اثر کے نیچے ہو یا ان کے پاس رہتا ہو ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے پھر ترجمہ سکھانا ہے پھر قرآن کریم کے معانی، پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے۔

(مطبوعہ الفضل 10/اگست 1966ء)

اخبار بدر کا چندہ

جملہ احباب جماعت جن کے نام بدر جاتا ہے ان سے گزارش ہے کہ بدر کا اپنا سالانہ چندہ نمائندہ بدر یا سیکرٹری مال کو ادا کریں یا براہ راست امانت نگران بورڈ بدر میں جمع کر کے ممنون فرماویں۔ اور چندہ بدر ادا کرنے کے بعد دفتر منیجر بدر کو اطلاع کرنا بھی ضروری ہے۔ تا آپ کے کھاتہ میں رقم کا اندراج کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ۔

(منیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230
ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

بڈھیڑہ راجپوتان: ۲۳ر اگست ۲۰۱۲ بعد نماز مغرب وعشا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم افتخار احمد صاحب بھٹی معلم سلسلہ نے زیر عنوان غیروں سے حسن سلوک تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بالوگلو: بتاریخ ۵ر اگست ۲۰۱۲ بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک ونظم کے بعد پہلی تقریر محمد سلطان بھٹی معلم سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر کی۔ دوسری تقریر صدر اجلاس نے آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک کے موضوع پر کی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بینی وال: بتاریخ ۱۷ر اگست ۲۰۱۲ بعد نماز مغرب وعشا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ زیر صدارت مکرم صدر جماعت منعقد ہوا۔ مکرم سنجے خان صاحب نے تلاوت کی۔ مکرم منظور احمد صاحب بٹ نے آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی صدر اجلاس کے خطاب ودُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سکھسال: بتاریخ ۲۵ اگست ۲۰۱۲ بعد نماز عصر مکرم رونق ملک صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم سید آفاق احمد صاحب معلم سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے بعض پہلو بیان کئے۔ صدر اجلاس کے خطاب ودُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حیدرآباد: بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک اجتماعی دُعا کی مناسبت سے جلسہ سیرت النبی ﷺ بمقام مسجد الحمد مومن منزل سعید آباد میں شام پانچ بجے زیر صدارت امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد ایک تقریر بعنوان ''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ'' کی زندگی کے چند حسین پہلو'' مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔

صدارتی خطاب میں محترم امیر صاجب نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے عنوان پر حضور انور کے خطبہ کا حوالہ دیتے ہوئے جماعت کو نصائح فرمائیں۔ پروگرام کے آخر میں مبلغ سلسلہ نے خطاب فرمایا۔ اجتماعی دُعا ساڑھے چھ بجے کروائی گئی اس عظیم الشان جلسہ میں ایک ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی اور بعد افطار احباب اپنے گھروں کو لوٹے۔ (غلام فہیم الدین سیکرٹری اصلاح وارشاد حیدرآباد)

ہفتہ قرآن

جماعت احمدیہ کیبرہ بنگال میں بتاریخ ۲۲ر جولائی تا ۲۸ جولائی ہفتہ قرآن مجید کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ جس میں روز مندرجہ ذیل احباب نے تقریر کی۔ مکرم ہمایوں کبیر صاحب۔ مکرم نجم الحسن صاحب۔ مکرم رفیق الاسلام صاحب۔ مکرم الفاظ حسین صاحب۔ مکرم انعام الکبیر صاحب مکرم عبدالواحد صاحب صدر جماعت احمدیہ کیبرہ۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو قرآن مجید کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(انعام الکبیر معلم سلسلہ کیبرہ۔ بنگال)

قرآن مجید کا تحفہ

۲۳ر اگست ۲۰۱۲ کو مکرم اشوک خان صاحب صدر جماعت احمدیہ برنو، مکرم داؤد احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم نصیر احمد صاحب پر مشتمل جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے مکرم جے پر کٹوال صاحب ڈی سی ضلع اونہ، مکرم سومیدہ دیویدی صاحب ایس پی ضلع اونہ۔ مکرم راکیش سنگھ صاحب ایڈیشنل ایس پی ضلع اونہ اور مکرم ایس ایچ او صاحب صدر تھانہ اونہ کو قرآن مجید واسلامی لٹریچر کا تحفہ دیا۔ سب احباب نے بڑی خوشی سے اور عزت کے ساتھ قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کو قبول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نذیر احمد مشتاق، زونل امیر ومبلغ انچارج ہماچل)

بٹالہ میں منعقدہ سیمینار میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر

بٹالہ: ۱۸ اگست ۲۰۱۲ بیرنگ کالج بٹالہ کے احاطہ میں واقع Cristian Institute for religious studies کے سینٹر میں ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس کا عنوان Living together a way to servive (معاشرے میں مل جل کر رہنا ہی زندگی کے دوام کا ذریعہ ہے) تھا۔

جناب پی کے سمنتا راؤ صاحب بشپ ڈائسس آف امرتسر کی خصوصی دعوت پر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان اس سیمینار میں شریک ہوئے اور اسلام کے نمائندہ کے طور پر اسلامی تعلیمات کو متعلقہ موضوع کے مطابق بیان کیا۔ آپ نے خانگی جھگڑوں کے انسداد، باہمی مفاہمت سے زندگی گزارنے، ہمسایوں سے بہتر سلوک، شہرواسیوں سے حسن سلوک، مسافروں سے حسن سلوک واسکول وکالجوں کو باہمی طور پر مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کے بارے میں اسلامی تعلیمات کو بیان فرمایا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ جناب بشپ صاحب کی دعوت پر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے بیرنگ کالج کے احاطہ میں ایک پودا بھی لگایا۔ اس موقع پر مولانا طاہر احمد صاحب چیمہ، مولانا مظہر احمد وسیم صاحب اور مکرم محمد ظفر صاحب اساتذہ جامعہ احمدیہ قادیان بھی شریک ہوئے۔

(منجانب شعبہ تاریخ احمدیت ہندوستان)

قادیان دارالامان میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی طرح امسال بھی رمضان المبارک اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آیا۔ قادیان کی مقدس بستی میں ماہ رمضان کی ایک عجیب رونق تھی۔ پورے ماہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق نماز تراویح درس القرآن اعتکاف وغیرہ امور کی پابندی ہوتی رہی۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

نماز تراویح: قادیان میں امسال ۱۳ مساجد اور ۸ مراکز نماز میں بعد نماز عشاء نماز تراویح پڑھائی گئی۔ مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، مسجد انوار مسجد ناصر آباد میں قرآن مجید کا مکمل دور کیا گیا۔ مسجد ننگل۔ مسجد دارالرحمت۔ مسجد دارالبرکات۔ مسجد نور اور مسجد دارالفتوح میں بھی تراویح کا انتظام تھا۔

درس القرآن: نماز عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں نظارت اصلاح وارشاد کے تحت درس القرآن کا انتظام کیا گیا۔ امسال مندرجہ ذیل علماء کو درس قرآن کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم محمد حمید کوثر صاحب۔ محترم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب۔ محترم شمیم احمد غوری صاحب۔ محترم مبشر احمد خادم صاحب۔ محترم سید کلیم الدین صاحب۔ علماء کرام ہر روز آدھے پارے کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیر پیش کرتے رہے۔ احباب وخواتین مسجد اقصیٰ کے علاوہ مسجد مبارک میں بھی اس درس سے فائدہ حاصل کرتے رہے۔

درس الحدیث: بعد نماز فجر ۱۳ مساجد میں درس الحدیث کا بھی انتظام کیا گیا۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے عناوین منتخب کر کے علماء کرام کی ڈیوٹیاں لگادی گئیں۔ علماء کرام نے رمضان المبارک کی مناسبت سے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ملفوظات سے درس دیئے۔ بعد نماز فجر احباب ومستورات اور بچے مزار حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر دُعا کی غرض سے حاضر ہوتے رہے۔

اعتکاف: آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ تھی کہ آپؐ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اسی سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور مسجد انوار میں کثیر تعداد میں مرد وخواتین کو اعتکاف کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ معتکفین ومعتکفات کے اعتکاف کو قبول فرمائے۔ اور ان جملہ افراد کی دعاؤں کو جماعت اور عالم اسلام کے حق میں قبول فرمائے۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ان جملہ معتکفین ومعتکفات کیلئے اجتماعی افطاری کا انتظام کیا گیا۔

مالی قربانی: رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں جہاں جملہ احباب جماعت قادیان نمازوں اور درسوں میں شامل ہوئے وہیں قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے مطابق مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق ملی۔ ماہ رمضان المبارک میں چندہ تحریک جدید اور چندہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کرنے والے احباب کے نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دُعا کی غرض سے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک کثیر تعداد میں احباب ومستورات نے اپنے اپنے چندہ جات تحریک جدید اور وقف جدید کی مکمل ادائیگی کردی ہے۔ ایسے خوش نصیب افراد کے نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دُعا کیلئے بھجوائے گئے۔ اللہ کرے کہ رمضان المبارک کے یہ فیوض وبرکات ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔ اور اس ماہ کی رحمتیں وبرکتیں کبھی ختم نہ ہوں۔ اور ہم سب اس سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں رمضان کے لیل ونہار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت احمدیہ حیدرآباد کو رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں احسن رنگ میں عبادات بجالانے کی توفیق عطا ہوئی۔ شہر کی چاروں مساجد سعید آباد، فلک نما، افضل گنج اور بی بی بازار میں نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ مرکز کی طرف سے دو حفاظ بھی نماز تراویح پڑھاتے رہے۔ اسی طرح روزانہ شہر کی ساری احمدیہ مساجد میں بعد نماز عصر حدیث وملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا رہا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کو اس عظیم مہینہ میں ہفتہ قرآن کریم منانے کی توفیق عطا فرمائی۔

حیدرآباد کی جماعت میں امسال ۸ مرد اور دو مستورات نے اعتکاف کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت دن ہماری زندگیوں میں بار بار آئیں۔ (غلام نعیم الدین سیکرٹری اصلاح وارشاد حیدرآباد)

جماعت احمدیہ چھتیس گڑھ میں عیدالفطر کی تقاریب

بسنہ: بتاریخ ۲۰ اگست بروز سوموار صبح دس بجے احمدیہ مسلم مسجد ''بیت العافیت'' میں مکرم حلیم احمد صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ اس کے علاوہ بھدکیل، لمدھرا۔ رائے پور سے بھی احباب ومستورات نماز عید کیلئے

تشریف لائے۔ بعد خطبہ عید احباب کیلئے تواضع کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

پردا: مسجد احمدیہ پردا میں صبح سوا دس بجے مکرم مولوی افتخار الرحمن صاحب معلم سلسلہ نے عید الفطر کی نماز پڑھائی وخطبہ دیا۔ یہاں پر بھی بعد خطبہ عید تواضع کا انتظام تھا۔

پنڈری پانی: یہاں پر مکرم مولوی وسیم احمد صاحب صابر مبلغ سلسلہ نے مکرم عبد السلیمان صاحب صدر جماعت کے مکان پر نماز عید الفطر پڑھائی بعد نماز تواضع کا انتظام کیا گیا۔

چھپورا: مکرم مولوی شجاعت علی خان صاحب معلم سلسلہ نے نماز پڑھائی اس میں کافی تعداد میں مرد و خواتین نے شرکت کی۔

مانڈھر: مکرم مولوی شیخ ناصر احمد صاحب معلم سلسلہ نے نماز پڑھائی۔ یہاں رائے پور سے بھی احباب و مستوات نے شرکت کی۔ بعض زیر تبلیغ دوست وخواتین نے بھی نماز عید میں یہاں شرکت کی۔ بعد خطبہ عید تواضع کا انتظام تھا۔

بلاسپور: مکرم سی اے لشکر صاحب کے مکان پر مکرم مولوی شیخ مامون احمد صاحب معلم سلسلہ نے نماز پڑھائی۔ یہاں کافی تعداد میں احباب وخواتین نے عید الفطر کی نماز ادا کی۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج چھتیس گڑھ)

تربیتی اجلاسات

بڈھیڑہ: ۲۸ /اگست ۲۰۱۲ء بعد نماز مغرب وعشا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نظم سے ہوا۔ تقریر مکرم افتخار احمد صاحب بھٹی معلم سلسلہ نے غیروں سے حسن سلوک کے موضوع پر کی۔ صدر اجلاس کی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بالوگلو: بتاریخ ۵ اگست ۲۰۱۲ بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ تلاوت قرآن پاک و نظم کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم محمد سلطان صاحب بھٹی معلم سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر صدر اجلاس نے آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک کے موضوع پر کی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کھیڑہ: صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم انیس احمد صاحب نائیک نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

بینی وال: بتاریخ ۱۷ /اگست ۲۰۱۲ بعد نماز مغرب وعشا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم منظور احمد صاحب بٹ نے آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ کے موضوع پر تقریر کی۔

ھرڑی: بتاریخ ۱۵ اگست ۲۰۱۲ بعد نماز مغرب مکرم سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ نظم کے بعد مکرم رمضان محمد صاحب نے تقریر کی۔

اسی طرح دوج ذیل جماعتوں میں مجلس سوال و جواب و ذیلی تنظیموں کی تربیتی کلاسز: بڈھیڑہ راجپوتاں، ھرڑی۔ باتھو۔ کھیڑہ۔ سکھسال منعقد ہوئیں۔

(نذیر احمد مشتاق۔ زونل امیر۔ ہماچل)

ولادت اور درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے بتاریخ ۲۰ جنوری ۲۰۱۲ خاکسار کے بیٹے عطاء الہادی خالد چیمہ اور بہو فرناز خلیل صاحبہ مقیم آسٹریلیا کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ پوتے کا نام قاصد جاوید چیمہ تجویز کیا گیا ہے اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پوتی عطا فرمائی تھی جس کا نام نورین خلود چیمہ تجویز کیا گیا تھا۔ ہر دو بچوں کے نام ازراہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمائے ہیں۔ الحمد للہ۔

قارئین کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری پوتی اور پوتے کو نیک صالح عمر والے دین کے خادم اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور سارے خاندان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین۔ (جاوید اقبال چیمہ۔ واقف زندگی قادیان)

ضروری اعلان

احباب جماعت جو اپنا کوئی مضمون /نظم بدر میں شائع کرنے کیلئے بھجوائیں وہ اپنی جماعت کے صدر /امیر کی سفارش کے ساتھ ہی آئندہ بھجوایا کریں اور جماعت کا کارکن ہونے کی صورت میں اپنے دفتر کے افسر کی سفارش کے ساتھ بھجوایا کریں۔ (ایڈیٹر بدر)

بدر خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔
یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مستقل پروگرام
ہندوستانی وقت کے مطابق

جمعہ	لقاءمع العرب	**10.25**
	یسرنا القرآن	12:00 PM, 6:00 PM,11:00AM, 6:30AM
	Beacon of Truth	1:00 PM
	فقھی مسائل	5:00 Pm, 2 :00 AM
	خطبہ جمعہ	**5:30 PM Live,** 8:30 PM, 2:30 AM
	ترجمۃ القرآن کلاس	8:30
ھفتہ	Faith Matters	1:00 PM
	خطبہ جمعہ	8:00 AM, 4:25 PM, 4:20 AM
	راہ ھدیٰ Live	**9:00 AM, 9:30 PM, 2:30 AM**
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	**12:00 PM, 6:00 PM,11:00 PM, 6:30 AM**
	جماعتی خبریں	**1:30 PM, 2:00 AM**
	Story Time	**2:00 PM, 5:40 PM, 4:00 AM**
	مجلس عرفان	**2:30 PM**
	انتخاب سخن	**6:30 PM**
اتوار	مجلس عرفان (انگریزی)	**4:30 AM**
	خطبہ جمعہ	8:40 AM, 6:30 PM, 4:25 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	یسرنا القرآن کلاس	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 PM
	وقف نو کلاس	**12:30 PM, 8:30PM, 11:50 PM**
	Real Talk	**1:00 AM**
	Faith Matters	**1:30 PM**
	خطبہ جمعہ (ملیالم)	**8:00 PM**
	Story Time	
سوموار	وقف نو کلاس	**6:50 AM**
	Real Talk	9:30 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 AM
	جماعتی خبریں	1:30 PM
	فرنچ ملاقات	**2:30 PM**
	خطبہ جمعہ	8:30 PM
	راہ ھدیٰ	9:30 PM, 2:00 AM
منگل وار	لقاءمع العرب	10:25 AM
	یسرنا القرآن کلاس	12:00PM, 6:00PM, 11:00AM, 6:30 PM
	مجلس عرفان انگریزی	2:30 PM, 4:30 AM
	Real Talk	6:30 PM
بدھ	انتخاب سخن	4:30 AM
	لقاءمع العرب	10:25 AM
	الترتیل	12:00 PM, 6:00 PM, 11:00 AM, 6I30 AM
	Real Talk	1:30 PM, 1:00 AM
	مجلس عرفان اردو	**2:30 PM**
	فقھی مسائل	**8:30 PM, 5:00 AM**
	Faith Matters	9:30 PM
جمعرات	فقھی مسائل	8:00 AM
	Faith Matter	9:30 AM, 1:00 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	Beacon of Truth	**1:30 PM, 6:30 PM, 4:30 AM**
	ترجمۃ القرآن کلاس	**2:30 PM, 10:30 AM, 2:30 AM**
	انتخاب سخن	9:30

منجانب: نظارت اصلاح وارشاد (مرکزیہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 4 OCT 2012 IssueNo : 40

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

اللہ تعالیٰ نے ہدایت وگمراہی کے راستے کی نشاندہی کے بعد ہر شخص کیلئے راستہ کھلا چھوڑا ہے

نیک نیتی کے ساتھ کی گئی دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے

یہ عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نسل کی تربیت کرے، اس پر نظر رکھے اور پرورش کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۴۶ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمودہ ۸ ستمبر ۲۰۱۲ بمقام حدیقۃ المہدی ہمپشائر کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۴۶ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز مورخہ ۸ ستمبر ۲۰۱۲ کو ہندوستانی وقت کے مطابق سہ پہر ساڑھے چار بجے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ آپ نے محترمہ قرۃ العین طاہرہ صاحبہ کو تلاوت قرآن کریم کا ارشاد فرمایا۔ انہوں نے سورۃ البقرہ کی آیات ۲۵۶ تا ۲۵۸ کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا ازاں بعد محترمہ لبنیٰ وحید صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام۔

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے

ترنم سے سنایا۔ محترمہ سیکرٹری صاحبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے متعلق مختصر رپورٹ پیش کی اور پھران طالبات کو سیدنا حضور انور نے انعامات و اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے طالبات کو میڈلز پہنائے۔ اس تقریب کے بعد حضور انور نے خطاب ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ البقرہ کی آیات ۲۵۷ اور ۲۵۸ کی تلاوت وترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ آج کل نوجوانوں میں یہ سوال اٹھتا ہے جو ان آیات کے متعلق ہے کہ دین کے بارے میں جبر نہیں۔ اس اعتراض کے جواب میں بہت سارے جوابات دیئے جاتے ہیں اور بعض لاعلمی میں غلط مطالب بھی نکال لیتے ہیں اس لئے ضروری تھا کہ اس کے بارے میں بعض باتوں کو وضاحت سے پیش کیا جائے اسی لئے آج میں نے اس مضمون کو بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین میں جبر نہیں کے معنے یہ ہیں کہ دین کو اختیار کرنا یا نہ کرنا۔ اس کو ماننا یا نہ ماننا یہ انسان کا اختیار ہے۔ ہر ایک کو اجازت ہے کہ وہ جو چاہے مذہب اختیار کرے۔ عیسائی یہودی، دہریہ، یا بدھسٹ ہوجائے، مذہب کا اختیار کرنا ہر شخص کا ذاتی فعل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت کرے اس کو پھیلائے۔ قرآن مجید آخری اور کامل کتاب ہے اور تا قیامت قائم رہنے والی شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل نبی ہوئے ہیں۔ آپؐ سے بڑھ کر نہ کوئی نبی ہوا اور نہ کبھی ہوگا ہر احمدی اس پیغام کی اس خوبصورتی کو پیش کرے۔ جس میں ہدایت اور گمراہی کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ اخلاق کی تعلیم کا بیان ہے۔ ہر قسم کے معاملات میں بہترین راہنمائی ہے اور تمام قسم کی گمراہیوں سے بچنے کی تاکید ہے اور پھر اس تعلیم پر خود عمل بھی کرے تو کوئی بھی عقلمند آدمی اس مفید اور نیک نتائج پیدا کرنے والی تعلیم کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ خود ہی اس کا قائل ہوگا اور جبر اور زبردستی کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اللہ نے ہر شخص کیلئے راستہ کھلا چھوڑا ہے۔ نشاندہی دونوں راستوں کی کردی ہے۔ ہدایت کو اپناؤ گے تو خدا کی رضا ملے گی اور اگر گمراہی کی طرف جاؤ گے تو سزا ملے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان پر یہ فرض ہے کہ ہدایت وگمراہی کی نشاندہی کردے۔ قرآن مجید کی خوبصورت تعلیم کو لوگوں کے سامنے پیش کرے اور خود بھی خدا کی رضا کے حصول کیلئے اس تعلیم پر عمل کرے اور خدا کی رضا کیلئے اس پیغام کو قبول کرے تو خدا اس کو اس کا اجر ضرور دے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اچھا آدمی بننے ایمان مضبوط کرنے اور دنیا و عاقبت سنوارنے کیلئے قرآن مجید کی تعلیم کے کڑے پر ہاتھ ڈالنا ضروری ہے۔ عروۃ کے معنے دستہ ہینڈل، اعتبار کی جانے والی چیز، ایسی چیز جس کا مشکل کے وقت سہارا لیا جائے ہمیشہ رہنے والی چیز اور بہترین مال کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ دین کی چیز کو مضبوطی سے پکڑو گے تو یہ مضبوط بھی ہے۔ قابل اعتبار بھی ہے۔ شیطان اور برائیوں سے نجات دلانے والا ہے اور اس سے نیک انجام ہوتا ہے ہر مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنا ہی نجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لا اکراہ سے یہ بات نکالی جاتی ہے کہ جب دین کو ماننے یا نہ ماننے میں جبر نہیں تو پھر جماعت کیوں قواعد وضوابط کی پابندی کراتی ہے۔ فرمایا کہ دین کو ماننا نہ ماننا اختیار ہے۔ لیکن اگر مان لیا ہے تو پھر اسی کی تعلیم پر عمل کرنا ضروری ہے قرآن کریم نہ ماننے کا اختیار دیتا ہے مگر ماننے والوں کو بعض قوانین کا پابند کرتا ہے اور اس کو ماننا ضروری ہے۔

حضور انور نے بعض قرآنی آیات پیش فرمائیں جن میں اطاعت کا حکم ہے فرمایا کہ خلافت سے وابستگی کیلئے بھی اطاعت ضروری ہے۔ آپ اس کا عہد کرتے ہیں کہ میں معروف کی اطاعت کروں گا اس لئے اطاعت لازمی ہے۔ اگر آپ نظام جماعت کی اطاعت نہیں کرنا چاہتے تو پھر اس میں رہنا بھی ضروری نہیں۔ آپ اس سے باہر چلے جائیں۔ لیکن اگر اس میں رہنا ہے تو پھر نظام جماعت کی پابندی کرنی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ کا اسوہ ہر مومن کیلئے نمونہ ہے۔ اگر رسولؐ اللہ قرآن کریم کے تمام احکامات کو مانتے تھے تو پھر یہ اعتراض لغو ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم پر ایمان لاکر عمل ضروری نہیں۔ شریعت کے احکامات کی پابندی کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیاوی حکومتیں، تنظیمیں اور کلب وغیرہ اپنے قواعد وضوابط کی پابندی کرواتے ہیں اگر کوئی پابندی نہ کرے تو پھر وہ اس کو اپنی ممبرشپ سے علیحدہ کردیتے ہیں۔ عہد بیعت کرنا آپ کی مرضی ہے اختیار ہے مگر جب اختیار کرلیا تو پھر ان قوانین اور قواعد وضوابط کی پابندی کرنا بھی بہت ضروری ہے اور جماعت احمدیہ کے نظام میں تمام احکامات اور تعلیمات قرآن کے احکامات اور تعلیمات ہیں اس کے خلاف کچھ نہیں ہے۔ اگر آپ نے احمدی ہونا ہے تو پھر نظام جماعت کی اطاعت کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن مجید کی ان آیات میں خدا نے قرآنی تعلیمات کی خوبصورتی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ اسلام کی تعلیم کو ماننے، اس پر عمل کرنے کے نتیجے میں تم شیطان سے نجات پاجاؤ گے۔ یعنی برائیوں سے بچ جاؤ گے۔ اس لئے ہر احمدی عورت اور لڑکی کا فرض ہے کہ ان تعلیمات پر عمل کر کے خدا کی رضا کو اس طرح حاصل کرے کہ شیطان سے ہمیشہ کیلئے نجات حاصل کرلے۔ ظلمات سے نکل آئے اور نیکیوں کے نور کو اختیار کرے۔ دنیا کی لذات، فیشن اور احساس کمتری میں پڑ کر دنیا کی طرف نہ جھکے بلکہ قرآنی احکامات پر عمل کر کے حیا کو اختیار کرے اور پردہ کے حکم کو مان کر اپنے آپ کو شیطان سے بچالے۔ یاد رکھیں شیطان وہیں آتا ہے جہاں رحمٰن خدا سے تعلق ٹوٹتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مومن کی خدا تعالیٰ نے یہ نشانیاں بیان کی ہیں کہ اللہ کی محبت ہر دوسری محبت سے زیادہ مومن کے دل میں ہوتی ہے۔ اللہ کے ذکر سے اس کا دل ڈر جاتا ہے اور اطاعت کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ نماز کو شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے اپنے رزق میں سے خدا کیلئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر سمعنا واطعنا کہتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یاد رکھیں خدا تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے وہ دلوں کے حال کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے نیک نیتی سے دعائیں کرتے رہیں اور نیکیوں پر قائم رہیں۔ دنیا کی چمک دمک اور لالچ میں نہ پڑیں۔ عورت کی اس لئے بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نسل کی پرورش کی ذمہ دار ہے۔ اس پر نظر رکھے۔ ہر وقت تربیت کا خیال رکھیں۔ اگر دنیا کی چیز موبائل، انٹرنیٹ ٹی وی وغیرہ لے کر دینا ہے تو خیال رکھیں کہ اس کا درست استعمال کرتے رہیں ایک تڑپ کے ساتھ روح کی ہر مرض کا علاج خدا تعالیٰ سے مانگیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ دعا بھی اسی کی قبول کرتا ہے جو عمل سے اس پر ایمان لاتا ہے۔ اس لئے اپنے ہر عمل کو خدا کی رضا میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اپنے دلوں کو خدا کے نور سے منور کرنے کیلئے دعائیں کریں اور اس کی رضا وخوشنودی کی راہیں تلاش کریں۔ دین کو اپنی ترجیحات میں شامل کریں۔ قرآن کے ہر حکم پر عمل کریں۔ بہت ساری بچیاں اور عورتیں اس پر عمل بھی کرتی ہیں اللہ کرے کہ اس تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے اور مجھے اور آئندہ آنے والوں کو بھی اس فکر سے آزاد کردے اور ہم اپنی نسلوں کی صحیح پرورش کرنے والے اور قرآنی تعلیم کو پھیلانے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔

❁❁❁